باب ۱۴

* چار فتنوں کے بیان میں *

① سنیما ② ریڈیو ③ ٹیلی ویژن ④ بے پردگی

(۱) **سنیما**: ایک زمانہ تھا کہ گانا بجانا، ناچنا اور چہرہ کھول کر غیروں کے سامنے بیٹھنا عورتوں کے لئے عیب سمجھا جاتا تھا، اونچے طبقہ کے لوگ تو کیا ادنیٰ درجہ کے لوگ بھی اس کو بے حیائی اور انتہائی ذلت سمجھتے تھے کیا کسی کی شرم وغیرت اس کی اجازت دے سکتی تھی کہ اس کی بہو بیٹی خود غیروں کے سامنے ناچے اور گائے، کیا یہ ممکن تھا؟ کہ خود اپنی عورتوں کو ساتھ لے کر کسی ایسے مجمع میں شریک ہو، اور ان کے سامنے بے پردہ بٹھادے، لیکن آج ہر شہر میں ایک نہیں کئی کئی سنیما ہیں، اور اس میں کئی کئی شو ہوتے ہیں، اس کو دیکھنے کے لئے عورتوں اور مردوں کے غول کے غول نظر آتے ہیں، شریف زادیاں ایکٹرلیس کے فرائض انجام دیتی ہیں، گندے اور فحش قصوں کی اداکاری میں اجنبی مردوں کے ساتھ نہایت بے باکی سے حصہ لیتی ہیں، شرم وحیا ان پر روتی ہے مگر ان کے سامنے بڑے بڑے گروہ مردوں اور عورتوں کے بیٹھے ہوئے خوب قہقہے لگا کر ان کو داد دیتے ہیں، اور خود اپنی تہذیب کا مضحکہ اڑاتے ہیں، ہائے افسوس کیا ہوا ہماری عقل کو؟ کہاں گئی ہماری شرم وحیا؟

مالدار اور غریب سب اس میں مبتلا ہیں، سنیما دیکھنا ان کی ضروریات میں داخل ہوگیا ہے کیا یہ فخر کی بات ہے کہ اپنی بہو، بیٹیوں کو ساتھ لے کر تماشہ دیکھا جائے؟

حضور ﷺ نے تو فرمایا تھا کہ میں گانے اور بجانے کو مٹانے کے لئے بھیجا گیا ہوں، مگر ہم آپ ﷺ کے امّتی ہیں، مسلمان ہونے کے مدعی ہیں، اور خود سنیما اور فلمیں بناتے ہیں، اور گانے بجانے کو تہذیب سمجھ کر اس پر فخر کرتے ہیں، افسوس صد افسوس۔

(۲) **ریڈیو**: دنیا کی تباہی کے لئے سنیما ہی کافی تھا، کہ اب ریڈیو نے اس میں اور اضافہ کردیا ہے جس سے شہر، قصبہ، گاؤں، گلی اور کوچہ بلکہ گھر گھر گانے اور بجانے کی لعنت مسلّط ہوگئی، رات اور دن یہی شغل ہے، خوب سمجھ لیجئے گانا، بجانا اور اس کا سننا جس طرح بلا ریڈیو کے حرام ہیں ایسے ہی ریڈیو پر بھی حرام ہیں، ریڈیو سے آپ کوئی اچھا کام لیجئے، خبریں سنئے، پیام دیجئے مگر اپنے گھروں کو ناچ گھر نہ بنائیے اگر سنیما اور گھر گھر ریڈیو بجیں گے جس کا یہی سلسلہ رہا تو بہت جلد دنیا تباہی و بربادی کا منہ دیکھے گی، لندن، پیرس اور جن ملکوں اور شہروں نے اس میں ترقی کی تھی خدا نے ان پر اپنا قہر نازل کیا، ان کا تماشہ جنگ کے زمانہ میں دیکھ چکے ہو، وہ شہر تباہ ہوگئے، وہ گھر برباد ہوگئے، خدارا آپ اپنے ملک، اپنی قوم اور اپنے گھر کو بربادی سے بچائیے۔

حضور اقدس ﷺ نے فرمایا ہے کہ جب گانے والیوں کی کثرت ہوجائے، ہر جگہ باجے اور گاجے کا ظہور ہوجائے، شراب خوب پی جائے اور اپنے بزرگوں پر لعنت کی جائے تو اس وقت سرخ آندھی، زلزلہ، زمین میں دھنسنے، صورتوں کے مسخ ہونے اور آسمان سے پتھر برسنے کا انتظار کرو، آپ خود بھی ان چیزوں سے بچئے اور دوسروں کو بھی بچانے کی فکر کیجئے۔ (جامع ترمذی ج ۲ ص ۴۵، ابواب الفتن، باب ماجاء فی أشراط الساعۃ، ایچ ایم سعید کمپنی پاکستان)

(۳) **ٹی وی**: ٹیلی ویژن مسلمانوں کو دیکھنا جائز نہیں ہے اس لئے کہ اس میں حیوانات اور فوٹو کے متعلق احادیث میں ممانعت آئی ہے، دوسری وجہ ہے کہ ٹی وی

پر اکثر فلم بھی دکھائی جاتی ہے، فلم میں عورتیں بے پردہ و برہنہ دکھائی جاتی ہیں جبکہ نامحرم کو دیکھنا گناہ ہے، اسی طرح ٹیلی ویژن دیکھنے والا مرتکب گناہ ہوتا ہے۔

تیسری وجہ یہ ہے کہ ٹی وی، پر کھیل وغیرہ کے پروگرام دکھائے جاتے ہیں ٹی۔وی دیکھنے والا پروگراموں کا اس قدر دلدادہ اور گرویدہ ہو جاتا ہے، کہ دین و دنیا کے ضروری کام بھی ٹی وی دیکھنے کے شوق میں ترک کر دیتا ہے، اس طرح ٹی۔وی، وقت کی بربادی کا بھی سبب بن جاتا ہے۔

ٹی۔وی، دیکھنے کے جہاں کچھ فوائد بیان کئے گئے ہیں، وہ فوائد ایسے نہیں ہیں جس کو حاصل کرنا فرض ہو کہ ارتکابِ معصیت کر کے ان کو حاصل کرنا جائز قرار نہ دیا جائے گا، قرآن کریم میں ہے:

يَسْـَٔلُوْنَكَ عَنِ الْخَمْرِ وَالْمَيْسِرِ ۭ قُلْ فِيْهِمَآ اِثْمٌ كَبِيْرٌ وَّمَنَافِعُ لِلنَّاسِ ۡ وَاِثْمُهُمَآ اَكْبَرُ مِنْ نَّفْعِهِمَا ۭ (البقرہ۲:۲۱۹)

کہ اقرارِ منافع کے باوجود استعمال سے منع کیا گیا ہے، جس شئے کی ممانعت نہ ہو اور اس کی تحصیل میں منافع ہو اس کا ارتکاب شرعاً درست ہو سکتا ہے مگر ممانعت سے قطع نظر کرنا تحصیل منافع کیلئے درست نہیں اور منافع بھی جو بیان کئے گئے ہیں وہ شرعاً و اخلاقاً کچھ قابل اہتمام نہیں۔

ٹیلی ویژن لہو و لعب اور گانا بجانے کا آلہ ہے اس میں جاندار تصویروں کی بھرمار ہوتی ہے، مردوں کی نظر نامحرم عورتوں کی تصویر پر اور عورتوں کی نظر نامحرم مردوں کی تصویر پر پڑتی ہیں بلکہ ارادۃً و شوقاً و رغبۃً دیکھا جاتا ہے اور یہ ناجائز ہے، خبریں سننے کے لئے خبر دینے والے کی تصویر دیکھنا ضروری نہیں ہے۔ لہٰذا یہ بالکل غیر ضروری ہے اور بسا

اوقات اس پر فلم بھی دکھائی جاتی ہے، جس میں فحاشی، عریانیت اور شہوت انگیز مناظر کی کثرت ہوتی ہے، گھر میں چھوٹے، بڑے، ماں، بہن، بہو، بیٹیاں سب ہی ہوتے ہیں اور سب خوب شوق سے دیکھتے ہیں، یہ انتہائی بے غیرتی اور بے حیائی کا ذریعہ ہے، بچوں کے اخلاق پر بُرا اثر پڑنے اور بچپن ہی سے ان کے اندر غلط عادتیں پیدا ہونے کا قوی احتمال ہے، اس کی پوری ذمہ داری اور پورا وبال والدین اور گھر کے بڑوں پر ہوگا۔ لہٰذا اس کے دیکھنے سے مکمل پرہیز کیا جائے اور ویڈیو کیسٹ تو عموماً فلم ہی ہوتی ہے، اس کی حرمت تو بالکل ظاہر ہے۔

ٹی۔وی۔ کے بنا پر عذاب قبر کا عبرتناک واقعہ

عبرتناک واقعہ: یہ ایک حیرت انگیز واقعہ ہے کہ دو۲ دوست تھے ایک جدہ میں رہتا تھا، دوسرا ریاض میں، دونوں میں گہری دوستی تھی، دونوں ہی دیندار اور پرہیزگار تھے، ریاض والے دوست کے گھر والوں نے بہت ضد کی کہ وہ گھر میں ٹی وی لے آئے، اپنے بچوں اور بیوی کے اصرار پر اس نے اپنے گھر والوں کے لئے ٹی۔وی۔ خرید لیا کچھ دنوں بعد اس کا انتقال ہو گیا، جدہ والے دوست نے اس کو تین مرتبہ خواب میں دیکھا، ہر مرتبہ اس کو عذاب کی حالت میں پایا اور اس نے خواب میں تینوں مرتبہ اس جدہ والے دوست سے کہا کہ خدا کے لئے میرے گھر والوں سے کہو کہ وہ گھر سے ٹی۔وی۔ نکال دیں، کیوں کہ جب سے ان لوگوں نے مجھے دفن کیا ہے مجھ پر اس ٹی۔وی۔ کی وجہ سے عذاب مسلّط ہے، کیونکہ میں نے خرید کر گھر میں رکھا تھا، وہ لوگ اس میں بے حیائی سے مزے لے رہے ہیں، اور میں عذاب میں گرفتار ہوں، جدہ والا دوست جہاز کے ذریعہ

ریاض پہنچا اور اس کے گھر والوں کو خواب سُنایا اور یہ بھی بتایا کہ میں نے تین مرتبہ ایسا دیکھا ہے، گھر والے سن کر رونے لگے، اس کا بڑا بیٹا اٹھا اور غصہ میں ٹی۔وی۔ کو اُٹھا کر پٹخا، اس کے ٹکڑے ٹکڑے ہو گئے، اُٹھا کر کوڑے کے ڈبہ میں پھینک دیا، جدہ والا دوست جب جدہ پہنچا تو اس نے پھر دوست کو خواب میں دیکھا، اس بار وہ اچھی حالت میں تھا، اس کے چہرے پر ایک رونق تھی، اس نے اپنے ہمدرد دوست کو دعا دی، کہ اللہ جل شانہ تجھے مصیبتوں سے نجات دلائے، جس طرح تو نے میری پریشانی دور کرا دی۔

اس واقعہ میں ان لوگوں کے لئے عبرت کا سامان موجود ہے جو اولاد اور بیوی یا دوسرے رشتہ داروں کی وجہ سے گناہ کرتے ہیں، اور اپنے گھر کو ٹی وی، وی۔سی۔آر کی لعنت سے برباد کرتے ہیں، نہ معلوم اتنے بے غیرت کیوں؟ اور کیسے ہوتے جا رہے ہیں؟ کہ یہ گوارہ کر لیتے ہیں کہ گھر کی بہو، بیٹیاں نامحرم مردوں کو ٹی وی، اسکرین پر دیکھیں اور اپنی شرم وحیا کو غارت کریں، اور خود بھی نامحرم عورتوں کا نظارہ کرتے رہتے ہیں، یہاں تک کہ گھر کو سنیما گھر بنا دیتے ہیں، اپنی اولاد کو، خود اپنی جان کو دوزخ کے گڑھے میں دھکیلنے کو تیار ہو جاتے ہیں، اللہ عزوجل ہدایت دے۔ (آمین) (تعمیر حیات)

دوسرا دردناک واقعہ پاکستان کا

واقعہ یہ ہے کہ رمضان المبارک کی بات ہے کہ روزہ افطار سے کچھ دیر پہلے ماں نے بیٹی سے کہا کہ آؤ میرے ساتھ مل کر افطار کے سامان کی تیاری میں میری مدد کرو، بیٹی نے جواب دیا امی مجھے تو ٹی وی، پر پروگرام دیکھنا ہے، وہ دیکھ لوں، پھر کام کروں گی، یہ کہہ کر دوسری منزل پر چلی گئی، کمرے میں ٹی وی رکھی تھی اس لڑکی نے ماں

کے ڈر سے کہ کہیں مجھے زبردستی کام کے لئے اٹھا کر نہ لے جائیں، دروازہ بھی اندر سے بند کر لیا، ادھر ماں بیٹی کو آواز دیتی رہی، بیٹی نے ایک نہ سنی، کافی وقت گزر گیا گھر میں سب مرد بھی آ گئے روزہ افطار کی تیاری ہو گئی لیکن لڑکی ابھی تک کمرے سے نکلی نہیں، ماں نے دروازہ کھٹکھٹایا تو اندر سے آواز نہ آئی، دل ڈر گیا، اس کے باپ اور بھائیوں سے کہا، انہوں نے دروازہ توڑا اور اندر داخل ہوئے تو کیا دیکھتے ہیں کہ وہ لڑکی زمین پر اوندھی پڑی ہے، اس کو دیکھا تو وہ مر چکی تھی، سب اُٹھا اُٹھا کر تھک گئے، اب حیران تھے کہ کیا کریں؟ کسی کے ذہن میں اچانک ایک بات آئی، اس نے جو ٹی وی کو اُٹھایا تو لڑکی بھی اُٹھی، اب تو یہ ہوا کہ اگر ٹی وی اُٹھاتے تو لڑکی بھی اٹھتی، ورنہ بالکل کوئی اس کو نہ اُٹھا سکتا، آخر انہوں نے لڑکی کے ساتھ ٹی وی کو بھی اُٹھایا پھر غسل کفن سے فارغ ہونے کے بعد دفن کے لئے چار پائی ٹس سے مس نہیں ہوتی، بالآخر انہوں نے ٹی وی کو اُٹھایا اور قبرستان تک لے گئے، اب انہوں نے لڑکی کو قبر میں دفن کیا اور ٹی وی کو اُٹھا کر گھر لانے لگے، جوں ہی انہوں نے ٹی وی کو اُٹھایا تو لڑکی قبر سے باہر آپڑی، اُنہوں نے پھر اس کو دفن کیا اور ٹی وی کو اُٹھایا پھر میت قبر سے باہر آپڑی اب تو سب کو بہت پریشانی ہوئی، انہوں نے لڑکی کو ٹی وی سمیت قبر میں دفن کر دیا، اس کا جو حشر ہوا ہو گا وہ اللہ ہی بہتر جانتا ہے۔ (ہفت روزہ ختم نبوت پاکستان نے اپنے شمارہ/۵، ج/۷ میں)

عذاب قبر کا تیسرا دردناک واقعہ

یہ واقعہ بھی پاکستان کا ہے، ایک تبلیغی جماعت دین کی دعوت دیتے ہوئے پاکستان کے شہر مانشہرہ کے قریبی گاؤں میں پہنچی، مسجد میں کتابی تعلیم کے بعد جماعت والے گشت کے لئے گاؤں میں نکلے، گاؤں کے لوگوں کو نماز اور دین کی بات میں

شرکت کے لئے دعوت دینے لگے، اُس گاؤں کے ایک محلہ کے چوراہے پر بیٹھے ہوئے بیمار دکھائی دینے والے ایک شخص نے جماعت والوں کی بات سُن کر کہا کہ دین کی بات سننے کے لئے میں مسجد میں ضرور آؤں گا، قبر میں عذاب ہونے کا ایک واقعہ کا مجھے بھی تجربہ ہوا ہے، وہ آپ لوگوں سے بیان کروں گا۔

ظہر کے وقت وہ صاحب تشریف لائے، وہ ایک ریٹائرڈ فوجی جوان تھے، نماز کے بعد دین کی بات میں شریک ہوئے، اور انہوں نے اپنی زندگی میں واقع ہوئی ایک عجیب وغریب داستان سُنائی۔

”میں ایک فوجی جوان تھا، لشکر نے غیر استعمال شدہ ہتھیار ایک پُرانے قبرستان میں رکھے ہوئے تھے، ہم لوگ اس سامان کی حفاظت اور دیکھ بھال کر رہے تھے، صبح کا وقت تھا، فارغ وقت میں قبرستان میں ٹہلنے لگا، گھومتے گھومتے قبرستان کے ایک کونے میں پہنچا مجھے وہاں ایک پُرانی قبر کی طرف سے درد بھری آواز سُنائی دی، قبرستان بہت پُرانا تھا، ارد گرد کوئی بستی نہ ہونے کی بناء پر مردوں کو وہاں دفن نہیں کیا جاتا تھا، تقریباً ساری قبریں پُرانی اور گڑھے والی تھی، میں نے برابر توجہ سے سُنا، تو ایک پُرانی قبر میں سے کسی کے کراہنے کی آواز سُنائی دے رہی تھی، کونسی قبر سے یہ آواز آرہی تھی وہ میں نے تلاش کرلیا، بندوق سے میں نے اس قبر کی بعض اینٹیں ہٹائیں، اس حیرت واستعجاب کے درمیان مجھے اس میں ہڈیوں ایک کا ڈھانچہ اور چوہے سے بھی بڑا جانور دکھائی دیا، وہ جانور ڈھانچہ میں ڈستا تھا، جانور جیسے ہی ڈستا کہ فوراً ہی یہ ڈھانچہ پریشان ہو جاتا اس میں سے درد بھری کراہنے کی آواز نکلتی، جس طرح زندہ شخص تکلیف سے جو آواز نکالتا ہے اسی طرح کی آواز اس پُرانے ڈھانچہ میں سے آتی تھی، میں نے غصہ میں اُس جانور کو

بندوق سے چھیڑا، پہلے تو یہ جانور مٹی میں چھپ گیا لیکن فوراً ہی وہ میری طرف پھرا، ڈھانچہ میں سے درد بھری آواز آرہی تھی، جانور کو اپنی طرف آتے دیکھ کر میں گھبرایا، اپنی حفاظت کے خیال سے میں وہاں سے ہٹ گیا لیکن وہ جانور قبر میں سے باہر نکل کر میری طرف آرہا تھا یہ دیکھ کر میں جلدی سے دوڑتا ہوا قبرستان سے باہر نکل گیا، پیچھے مُڑ کر دیکھا تو وہ جانور پیچھا کرتا ہوا آرہا تھا، میری گھبراہٹ اور خوف بڑھ گیا، راستہ میں ایک چھوٹا تالاب آیا، اپنے بچاؤ کے لئے اسی میں کود پڑا، پانی میں پہنچنے کے بعد دیکھا کہ وہ جانور کنارہ پر کھڑا ہے، تھوڑی دیر بعد اس نے پانی میں منھ ڈالا، میرا بدن پانی میں ہونے کے باوجود خوف کی وجہ سے پسینے سے تر ہوگیا، مجھے احساس ہوا کہ پانی گرم ہو رہا ہے، جانور کا منھ ابھی پانی میں ہی تھا، تھوڑی دیر میں پانی اتنا گرم ہوگیا کہ اس میں رُکنا مشکل ہوگیا، میں جلدی سے دوسرے کنارے پہنچ گیا۔

قبرستان میں پڑے ہوئے سامان کی حفاظت کرنے والے میرے ساتھیوں میں سے دو۲ آدمی جیپ لے کر مجھے تلاش کرتے ہوئے وہاں آپہنچے، اپنی جان بچانے کے لئے جلدی سے جیپ میں بیٹھ گیا، تالاب کے گرم پانی سے میرے پاؤں میں پھُنسے (آبلے) ہوگئے تھے، پاؤں میں سخت درد ہو رہا تھا۔

میں سمجھ گیا کہ قبر میں عذاب ہو رہا تھا، اُس مُردے پر یہ جانور عذاب کے لئے مُسلّط کیا گیا تھا، قدرت کے اس کام میں غلط طریقے سے دخل اندازی کرکے میں نے بیوقوفی کی تھی۔

میرے دونوں پاؤں میں سخت جلن ہو رہی تھی، شدید تکلیف ہو رہی تھی ایبٹ آباد کے اسپتال میں مجھے داخل کیا گیا، وہاں بھی کافی علاج معالجہ کے بعد بھی میری تکلیف

میں کچھ راحت معلوم نہ ہوئی، میرے دماغ پر اس جانور کا خوف اب بھی غالب تھا کہیں یہ جانور میرا پیچھا کرتا ہوا یہاں تک نہ آپہنچے، اس خوف سے میں گھبرا جاتا، فوجی لوگ خوب مضبوط دل ہوتے ہیں، کسی بھی مصیبت میں ان کا دل مضبوط رہتا ہے لیکن میرے اوپر اتنا خوف غالب آگیا تھا کہ میری ہمت ٹوٹ چکی تھی، میں بیحد بے بس ولاچار کی طرح ہوگیا تھا، درد میں کوئی کمی نہ ہونے پر آخر میں راول پنڈی کے فوجی اسپتال (G.M.H.) میں لے جایا گیا وہاں پر بھی کچھ فائدہ نہ ہوا یہاں تک کہ آہستہ آہستہ میرے پاؤں کا گوشت سڑنے لگا، اب تو اس میں پیپ پڑ گیا تھا، اس میں سے بیحد بدبو آرہی تھی، اے پروردگار! انجانے میں تیرے کام میں دخل اندازی کی ہے اس بناء پر تو مجھے معاف کر کے اس تکلیف سے نجات دے یا موت دیدے، ایسی دعا دل ہی دل میں کرنے لگا۔

سرکاری خرچ سے علاج کے لئے مجھے امریکہ بھیجا گیا وہاں بھی میرے پاؤں کے سڑتے ہوئے گوشت کو کوئی بھی نہ روک سکا، اس طرح کہہ کر فوجی جوان نے سب کو اپنے پاؤں دکھائے، ان کے پاؤں میں اب بھی پٹّیاں بندھی ہوئی تھیں، انہوں نے بتایا کہ اب بھی میں اچھا نہیں ہوا ہوں اور میں کسی کام کا نہیں رہا۔

عذاب قبر برحق ہے اس کا مجھے خود تجربہ ہو چکا ہے، قبر کے ایسے عذاب سے بچنے کے لئے سب کو دین کی پابندی کرنی چاہئے، ہمارے گناہوں کی سزا ضرور ملے گی، قبر میں واقع ہونے والے عذاب سے بچنے کے لئے سب لوگ نیک کام کریں، آپ لوگ میری یہ بات جہاں پر بھی دین کی دعوت پہنچانے جائیں، وہاں سب کو پہنچائیں۔

دنیا آخرت کی کھیتی ہے ہم یہاں پر جو بوئیں گے وہی آخرت میں پائیں گے، قیامت ہمارے اعمال کے بدلہ کا دن ہے، یہاں دنیا میں ہم نے جیسے اعمال کئے

ہوں گے، ویسے ہی پھل کھانے کو ملیں گے۔

آخرت برحق ہے اس میں کوئی شک نہیں لیکن آخرت کی پہلی منزل قبر ہے، مرنے کے بعد فوراً سب کو قبر میں جانا ہے۔

اللہ کے رسول ﷺ فرماتے ہیں کہ سفرِ آخرت کی پہلی منزل قبر ہے یہ جس نے آسانی سے گذار دی اس کے لئے آخرت اچھی گذرتی ہے، ایسی اُمید رہتی ہے۔

عذاب قبر برحق ہے، اس عذاب کے متعلق بے شمار احادیث ہم کو دیکھنے ملتی ہیں، لوگوں کے گناہوں کی بنا پر قبر میں عذاب ہونے والا ہے اس میں کوئی شک وشبہ نہیں، قبر کا عذاب کتنا دردناک ہے، اس کا اندازہ احادیث سے ہو جاتا ہے۔

حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ جب قبرستان میں تشریف لاتے تو اتنا روتے کہ آنسوؤں سے ان کی داڑھی مبارک تر ہو جاتی، یہ دیکھ کر کسی نے دریافت فرمایا، حضرت! دوزخ کے تذکرہ سے آپ اتنا نہیں روتے جتنا قبرستان میں آکر روتے ہیں، اس کی کیا وجہ ہے؟ آپ رضی اللہ عنہ نے جواب دیا: آخرت کی منزلوں میں سے سب سے پہلی منزل قبر ہے، جس نے یہ منزل آسانی سے گذار دی باقی سب منزلیں آسان ہو جائیں گی۔

رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں کہ قبر کی گھبراہٹ سے بڑھکر اور کوئی گھبراہٹ میرے دیکھنے میں یا علم میں نہیں ہے۔

* قبر میں عذاب کی وجہ سے میت کا چیخنا اور اس کی آواز کا انسان اور جنات کے علاوہ ساری مخلوق کا سننا *

حدیث: حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ کی ایک روایت میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ

نے ارشاد فرمایا کہ کافر جب جواب دیتا ہے کہ ہائے ہائے ! مجھے پتہ نہیں، آسمان سے منادی آواز دیتا ہے کہ اس نے جھوٹ کہا، اس کے نیچے آگ بچھا اور اُسے آگ کا لباس پہنادو اور اس کے لئے دوزخ کا ایک دروازہ کھول دو، چنانچہ دروازہ کھول دیا جاتا ہے جس کے ذریعہ دوزخ کی تپش اور سخت گرم لو آتی رہتی ہے، اور اس کی قبر تنگ کردی جاتی ہے، یہاں تک کہ اس کی پسلیاں بھینچ کر چٹخ جاتی ہیں، پھر اس کو عذاب دینے کے لئے ایک (عذاب دینے والا) مقرر کردیا جاتا ہے، جو اندھا اور بہرہ ہوتا ہے، اس کے پاس لوہے کا ایک گُرز ہوتا ہے، جس کی حقیقت یہ ہے کہ اگر وہ پہاڑ پر مار دیا جائے، تو پہاڑ مٹی ہوجائے (پھر ارشاد فرمایا کہ) اس گُرز کو ایک مرتبہ مارتا ہے، تو اس کی آواز کو انسان اور جنات کے علاوہ پورب وپچھم کے درمیان کی ساری مخلوق سنتی ہے، ایک مرتبہ مارنے سے وہ مٹی ہوجاتا ہے اور پھر اس کی روح لوٹادی جاتی ہے۔

(سنن ابی داؤد، ج۲ ص۳۰۶، باب المسئلۃ فی القبر، عذاب القبر، مکتبہ رحمانیہ پاکستان)

حدیث: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضور ﷺ مسجد میں تشریف لائے تو بعض لوگوں کے ہنسی کی وجہ سے دانت کھل رہے تھے، حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اگر تم لذتوں کو توڑنے والی موت کو کثرت سے یاد کرتے تو وہ ان چیزوں میں مشغول ہونے سے روک دیتی، جن سے ہنسی آئی۔ لہٰذا موت کو یاد کیا کرو (اس کے بعد فرمایا) حقیقت یہ ہے کہ قبر (یعنی زمین کا وہ حصہ جو مرنے کے بعد آدمی کا آخری ٹھکانہ بنتا ہے) ہر روز پکارتی ہے، اور اس کی اس پکار کو وہی سن سکتے ہیں، جن کو اللہ تعالیٰ سنانا چاہے اور یہ مطلب بھی ہوسکتا ہے کہ ہر روز قبر زبان حال سے پکارتی ہے کہ میں مسافرت اور تنہائی کا گھر ہوں، میں مٹی اور کیڑے مکوڑوں کا گھر ہوں (اور قبر کی اس

زبان حال کی اس پکار کو تو وہ بندہ ہر وقت سن سکتا ہے، جس کو اللہ تعالیٰ نے زبانِ حال کی باتیں سننے والے کان عطا فرمائے ہوں)۔

(اس کے بعد آپ نے اس کی تفصیل بیان فرمائی کہ مرنے کے بعد جب بندہ کا واسطہ اُس زمین سے پڑتا ہے، اور وہ اس کے سپرد ہوتا ہے، تو ایمان وعمل کے فرق کے لحاظ سے زمین کا برتاؤ، اس کے ساتھ کتنا مختلف ہوتا ہے چنانچہ آپ نے فرمایا) جب وہ بندہ زمین کے سپرد کیا جاتا ہے، جو حقیقی مؤمن ومسلم ہو تو زمین (کسی عزیز اور محترم مہمان کی طرح اس کا استقبال کرتی ہے) اور کہتی ہے کہ مرحبا! خوب آئے اور اپنے ہی گھر آئے، تمہیں معلوم ہونا چاہئے کہ جتنے لوگ میرے اوپر چلتے تھے، اُن میں سب سے زیادہ محبوب اور چہیتے مجھے تم ہی تھے اور جب تم میرے سپرد کردیئے گئے ہو، اور میرے پاس آگئے ہو، تو تم دیکھو گے کہ (تمہاری خدمت اور راحت رسانی کے لئے) میں تمہارے ساتھ کیا معاملہ کرتی ہوں، پھر وہ زمین اُس بندۂ مؤمن کے لئے تاحد نگاہ وسیع ہوجاتی ہے، اور اس کے واسطے جنت کی طرف سے ایک دروازہ کھول دیا جاتا ہے اور جب کوئی سخت بدکار قسم کا آدمی یا (آپ نے فرمایا کہ) ایمان نہ لانے والا آدمی، زمین کے سپرد کیا جاتا ہے، تو زمین اس سے کہتی ہے کہ جتنے آدمی میرے اوپر چلتے پھرتے تھے، تو مجھے ان سب سے زیادہ مغضوب تھا، اور آج جب تو میرے حوالہ کردیا گیا ہے، اور میرے قبضے میں آگیا ہے تو ابھی دیکھے گا، کہ میں تیرے ساتھ کیا سلوک کرتی ہوں؟ آپ نے فرمایا کہ وہ زمین ہر طرف سے اس کو بھینچتی اور دباتی ہے یہاں تک کہ اس کے دباؤ سے اس کی پسلیاں چٹخ جاتی ہیں، ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ حضور ﷺ نے اپنے ایک ہاتھ کی انگلیوں میں دوسرے ہاتھ کی انگلیاں ڈال کر ہم کو اس کا نقشہ دکھایا، اس کے بعد فرمایا

پھراس پرستر اژدھے مسلط کر دیئے جاتے ہیں، جن میں سے ایک اگر زمین میں پھنکار دے تو رہتی دنیا تک زمین پر کوئی سبزہ نہ اُگا سکے، پھر یہ اژدھے اُسے برابر کاٹتے نوچتے رہیں گے یہاں تک کہ قیامت اور حشر کے بعد وہ حساب کے مقام تک پہونچا دیا جائے، حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور ﷺ نے یہ بھی فرمایا کہ اس کے سوا کچھ نہیں کہ قبر یا تو جنت کے باغیچوں میں سے ایک باغ ہے یا دوزخ کے گڑھوں میں سے ایک گڑھا ہے۔ (جامع ترمذی)

حدیث: اُمّ المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ کبھی بھی ایسا نہیں ہوا کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز کے بعد کی دُعاؤں میں قبر کے عذاب سے پناہ نہ مانگی ہو۔ (ترمذی)

حدیث: حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ایک مرتبہ اپنے خچر پر سوار ہو کر قبیلۂ بنو نجار کے ایک باغ میں تشریف لے جا رہے تھے، اور ہم بھی آپ ﷺ کے ساتھ تھے کہ اچانک آپ ﷺ کا خچر بدک گیا اور ایسا بدکا کہ قریب تھا کہ آپ کو گرادے، وہیں پانچ یا چھ قبریں تھیں، ان کے بارے میں رسول اللہ ﷺ نے دریافت فرمایا کہ ان قبر والوں کو کون پہچانتا ہے؟ ایک شخص نے عرض کیا کہ میں پہچانتا ہوں آپ ﷺ نے دریافت فرمایا کہ یہ کب مرے تھے؟ اس نے کہا کہ زمانۂ شرک میں مرے تھے، آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اس انسان کو قبر میں عذاب دیا جاتا ہے، سو اگر مجھے ڈر نہ ہوتا کہ تم آپس میں (مردوں) کو دفن کرنا چھوڑ دو گے، تو خدا سے ضرور دُعاء کرتا کہ تم کو (بھی) اس قبر کے عذاب کا کچھ حصہ سنا دے جسے میں سن رہا ہوں۔ (موت کا منظر)

اللہ تعالیٰ ہم سب کو عذابِ قبر سے بچائے اور نیک اعمال کرنیکی توفیق بخشے۔ (آمین)

باب ۱۵

* خدا کا خوف اور فکر آخرت کے بیان میں *

موت اور آخرت کی تیاری کرنے والے ہی ہوشیار اور دور اندیش ہیں

حدیث: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ایک شخص نے رسول اللہ ﷺ سے دریافت کیا کہ اے اللہ کے پیغمبر! بتلائیے کہ آدمیوں میں کون ہوشیار اور دُور اندیش ہے؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: وہ شخص جو موت کو زیادہ یاد کرتا ہے اور موت کے لئے زیادہ سے زیادہ تیاری کرتا ہے جو لوگ ایسے ہیں وہی دانشمند اور ہوشیار ہیں انہوں نے دنیا کی عزت بھی حاصل کی اور آخرت کا اعزاز و اکرام بھی۔

(نور الصدور فی شرح القبور، معجم صغیر الطبرانی)

تشریح: جب یہ حقیقت ہے کہ اصل زندگی آخرت کی ہی زندگی ہے جس کے لئے کبھی فنا نہیں، تو اس میں کیا شبہ کہ دانشمند اور دور اندیش اللہ کے وہی بندے ہیں جو ہمیشہ موت کو پیش نظر رکھ کر اس کی تیاری کرتے رہتے ہیں اور اس کے برعکس وہ لوگ جو بڑے ناعاقبت اندیش اور احمق ہیں جنہیں اپنے مرنے کا تو پورا یقین ہے لیکن وہ اس سے اور اس کی تیاریوں سے غافل رہ کر دنیا کی لذتوں میں مصروف اور منہمک رہتے ہیں۔

(معارف الحدیث)

حدیث: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا عیش و آرام کو فنا کرنے والی موت کو اور لذتوں کو ختم کرنے والی موت کو خوب

یاد کرو۔

حدیث: ایک روایت میں ہے کہ موت کو زیادہ یاد رکھو، اگر تو نگری کی حالت میں یاد کرو گے تو تمہاری زندگی کو تیز کردے گی اور اگر مفلسی میں یاد کرو گے تو تمہیں تو نگر بنادے گی، فرمایا تمہیں معلوم ہے کہ تم میں دانا (عقلمند) کون ہے؟ لوگوں نے جواب دیا یارسول اللہ ﷺ! وہ کون ہے اور اس کی علامت کیا ہے؟ فرمایا: جو دنیا سے دور رہے اور ہمیشگی کے گھر کو یاد رکھے اور اس کی تیاری کرے۔ (غنیۃ الطالبین)

حضرت لقمان علیہ السلام کی وصیت

حدیث: حضرت لقمان علیہ السلام نے اپنے بیٹے کو وصیت کی کہ بیٹا! توبہ کو کل پر نہ ڈال، کیونکہ موت اچانک گھیر لے گی اور توبہ کی مہلت نہ ملے گی۔

آنحضرت ﷺ نے فرمایا جس کے پاس مال ہو اسے دو۲ راتیں بھی سونا مناسب نہیں، بلکہ وصیت لکھ کر پاس رکھے، حدیث میں آیا ہے کہ قبل اس کے کہ تمہارا حساب لیا جائے، اپنے نفسوں کا حساب کرلو اور اپنے اعمال کے تُلنے سے پہلے انہیں تول رکھو۔

(غنیۃ الطالبین)

عبرت کا مقام

حدیث: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ خدا کے مقبول بندوں کا ارشاد ہے کہ دنیا میں ایسے عمل کرو گویا تم کو ہمیشہ ہی زندہ رہنا نہیں ہے اور آخرت کے لئے عمل کرتے وقت یہ نہ بھولو کہ موت تمہارے سر پر کھڑی ہے۔ (غنیۃ الطالبین)

موت کو یاد کرنے کا ثواب

حدیث: اللہ کے رسول ﷺ سے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے پوچھا: یارسول اللہ ﷺ! شہیدوں کے ساتھ بھی کسی کو اُٹھایا جائے گا؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا ہاں وہ شخص جو موت کو روزانہ پچیس ۲۵ مرتبہ یاد کرے۔ (نور الصدور فی شرح القبور)

فائدہ: ابو حامد لفاف کہتے ہیں کہ جو شخص موت کو کثرت سے یاد کرے اس کے اوپر تین چیزوں کا اکرام ہوتا ہے: (۱) توبہ جلدی نصیب ہوتی ہے (۲) مال میں قناعت میسر ہوتی ہے (۳) عبادت میں نشاط اور دلبستگی پیدا ہوتی ہے۔

اور جو شخص موت سے غافل رہتا ہے، اس پر تین عذاب مسلط کئے جاتے ہیں: (۱) گناہ سے توبہ میں تاخیر ہوتی رہتی ہے (۲) آمدنی پر راضی نہیں ہوتا۔ اس کو کم ہی سمجھتا رہتا ہے، چاہے کتنی ہی ہو جائے (۳) اور عبادات میں سستی پیدا ہوتی ہے۔

حضور ﷺ کی نصیحت

حدیث: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ آپ ﷺ نے ایک شخص سے نصیحت کرتے ہوئے فرمایا کہ پانچ چیزوں کو پانچ چیزوں سے پہلے غنیمت جانو۔

(۱) اپنی جوانی کو بڑھاپے سے پہلے (۲) اپنی صحت و تندرستی کو بیماری سے پہلے (۳) اپنی مالداری کو فقر و فاقہ سے پہلے (۴) اپنے خالی اوقات کو مشغولیت سے پہلے (۵) اپنی زندگی کو موت سے پہلے۔ (الترغیب والترھیب)

حدیث: ایک صحابی رضی اللہ عنہ کو حضور ﷺ نے وصیت فرمائی کہ موت کا ذکر کثرت سے کیا کرو یہ تمہیں دوسری چیزوں میں رغبت سے ہٹادے گی۔

ایک اور حدیث میں ہے کہ موت کو کثرت سے یاد کرو جو شخص موت کا کثرت سے ذکر کرتا ہے اس کا دل زندہ رہتا ہے اور موت اس پر آسان ہو جاتی ہے۔

حضرت عمر بن عبد العزیز رحمۃ اللہ علیہ کا معمول تھا کہ روزانہ رات کو علماء کے مجمع کو بلاتے جو موت کا اور قیامت اور آخرت کا ذکر کرتے اور ایسا روتے جیسا کہ جنازہ سامنے رکھا ہو۔

امام تیمی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ دو چیزوں نے مجھ سے دنیا کی ہر لذت کو منقطع کر دیا، ایک موت نے دوسرے قیامت میں حق تعالیٰ شانہٗ کے سامنے کھڑا ہونے کی فکر نے۔

(فضائل صدقات: ۴۵۹)

حدیث: حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ ایک عورت نے حضرت اُم المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے اپنی سخت دلی کی شکایت کی، آپ نے اس کو فرمایا کہ موت کو یاد کیا کر، تیرا دل نرم ہو جائے گا، اس نے ایسا ہی کیا، وہ نرم دل ہو گئی پھر وہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی شکر گزاری کے لئے آئی۔ (رواہ الطبرانی و ابن ماجہ، نور الصدور فی شرح القبور)

حدیث: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم لوگ قبرستان جایا کرو، کیونکہ اس سے دل نرم ہوتا ہے اور آنکھوں کو آنسوؤں سے بھر دیتی ہے اور آخرت یاد آتی ہے۔ (نور الصدور فی شرح القبور)

حدیث: حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے ارشاد فرمایا کہ قبرستان جایا کرو، اس سے تم کو آخرت یاد آئے گی، اور مُردوں کو غسل دیا کرو کہ یہ (نیکیوں سے) خالی بدن کا علاج ہے، اور اس سے بہت بڑی نصیحت حاصل ہوتی ہے اور جنازہ کی نماز میں شرکت کیا کرو، شاید اس سے کچھ رنج و غم تم میں پیدا ہو جائے کہ غمگین

آدمی (جس کو آخرت کا غم ہو) اللہ تعالیٰ کے سایہ میں رہتا ہے اور ہر خیر کا طالب رہتا ہے۔

(نور الصدور فی شرح القبور، فضائل اعمال)

حدیث: حضرت ابو الدرداء رضی اللہ عنہ ایک جنازہ کے ساتھ جا رہے تھے، کسی راستہ چلنے والے نے پوچھا کہ یہ کس کا جنازہ ہے؟ فرمانے لگے کہ یہ تیرا جنازہ ہے، اور اگر تجھے یہ بات گراں گزرے تو میرا جنازہ ہے (مطلب یہ ہے کہ یہ وقت اپنی موت کے یاد کرنے کا ہے، اس وقت فضول بات کی طرف متوجہ ہونا بالکل نامناسب ہے۔ (فضائل صدقات)

حدیث: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ اور ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص موت کے وقت لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ ط پڑھے گا، تو اس شخص کو جہنم کی آگ کبھی بھی نہ کھائے گی نہ جلا سکے گی۔ دوزخ میں داخل نہ ہو گا۔ (نور الصدور فی شرح القبور)

حدیث: حضرت سعد بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، جو شخص مرض الموت میں چالیس (۴۰) مرتبہ لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحٰنَكَ ۖ اِنِّیْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ ﴿۸۷﴾ (الانبیاء ۲۱: ۸۷) پڑھے گا، اور اسی بیماری میں وفات پائے گا تو اُسے شہید کا ثواب عطا کیا جائے گا، اور صحت یاب ہو گیا تو گناہوں سے پاک صاف ہو کر تندرست ہو گا۔

حدیث: حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص مرتے وقت یہ کلمات پڑھے گا تو جنت میں داخل ہو گا وہ کلمات یہ ہیں: لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ الْحَلِيْمُ الْكَرِيْمُ تین مرتبہ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ○ تین مرتبہ اور تَبٰرَكَ الَّذِیْ بِیَدِهِ الْمُلْكُ ۫ وَهُوَ عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرُ ۙ ﴿۱﴾ (الملک ۶۷: ۱)

(نور الصدور فی شرح القبور)

حدیث : حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص مسجد میں دیا جلائے گا (روشنی کا انتظام کرے گا) تو اللہ تعالیٰ اس شخص کی قبر کو منور کر دے گا، اور جو شخص مسجد کو خوشبو دار کرے گا تو میں اس شخص کی قبر کو جنت کی خوشبو سے خوشبو دار کر دوں گا۔ (نورالصدور فی شرح القبور)

★ علماء فرماتے ہیں کہ بُری موت آنے کے چار اسباب ہیں: (۱) نماز میں سستی کرنا (۲) شراب پینا (۳) والدین کی نافرمانی کرنا اور (۴) مسلمان کو تکلیف دینا۔

اللہ تعالیٰ ہر مسلمان مرد اور عورت کو اچھے کام کرنے کی توفیق بخشے۔ (آمین)

فائدہ: بزرگوں نے لکھا ہے کہ اپنے ایمان پر ہر وقت اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرتے رہنا، اور نماز کو باجماعت ادا کرنا، یہ دو کام کرنے سے ایمان پر خاتمہ ہوتا ہے (انشاء اللہ)۔

حدیث : ایک حدیث میں حضور ﷺ کا ارشاد ہے کہ یا اللہ ! تو روح کو پٹھوں سے، ہڈیوں سے اور انگلیوں میں سے نکالتا ہے مجھ پر موت کی سختی آسان کر دے۔

★ حضرت حسن رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور ﷺ نے ایک مرتبہ موت کی سختی کا ذکر فرمایا اور یہ ارشاد فرمایا کہ اتنی تکلیف ہوتی ہے جتنی کہ تین سو جگہ تلوار کی کاٹ سے ہوتی ہے۔

★ حضرت علی رضی اللہ عنہ جہاد پر جب ترغیب دیتے تو فرماتے کہ اگر تم قتل نہ کئے گئے تو بستروں پر مرو گے، قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے کہ ہزار جگہ تلوار کی کاٹ سے مرنے کی تکلیف زیادہ سخت ہے۔ (موت کی یاد)

★ امام اوزاعی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ ہمیں یہ بات پہنچی ہے کہ مُردوں کو قیامت میں

اُٹھنے تک موت کی تکلیف کا اثر محسوس ہوتا رہتا ہے۔ (فضائل اعمال وصدقات)

★ کہتے ہیں کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کا جب وصال ہوا تو حق تعالیٰ شانہ نے دریافت فرمایا کہ موت کو کیسے پایا؟ انہوں نے عرض کیا کہ میں اپنی جان کو ایسے دیکھ رہا تھا جیسے زندہ چڑیا کو اس طرح آگ پر بھونا جا رہا ہو کہ نہ اس کی جان نکلتی ہو، نہ اُڑنے کی کوئی صورت ہو۔ (موت کی یاد)

★ ایک اور روایت میں ہے کہ ایسی حالت تھی جیسا کہ زندہ بکری کی کھال اُتاری جا رہی ہو۔ (موت کی یاد)

★ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ جب حضورِ اقدس ﷺ کا وصال ہو رہا تھا تو پانی سے بھرا ہوا پیالہ حضور ﷺ کے قریب رکھا ہوا تھا حضور اقدس ﷺ بار بار اپنے مبارک ہاتھ کو پیالہ میں ڈالتے اور پھر منہ پر ملتے تھے اور فرماتے تھے یا اللہ نزع کی سختی پر میری مدد فرما۔ (ترمذی، فضائل صدقات)

حدیث: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: میت پر موت کے بعد کا پہلا دن اور پہلی رات سے بھی زیادہ سخت وقت آتا ہے تم لوگ صدقہ دے کر اپنی میت پر رحم کرو۔

صحابۂ کرام نے نرمی سے دریافت فرمایا کہ یارسول اللہ ﷺ ! ہمارے پاس صدقہ دینے کے لئے کچھ بھی نہ ہو تو؟

آپ ﷺ نے فرمایا: ۲/دو رکعات نماز ایسی پڑھو کہ ہر رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد "آیۃ الکرسی" ایک مرتبہ اور "سورۂ تکاثر" ایک مرتبہ اور "قل ھو اللہ احد" گیارہ مرتبہ پڑھو۔ (ترمذی)

جب نماز سے فارغ ہو تو ۷۰ ر مرتبہ نبی کریم ﷺ پر درود شریف پڑھ کر اس کا ثواب میت کو بخش دو، تو اللہ تعالیٰ اس میت کی طرف ۷۰ ر فرشتے بھیجتے ہیں، ہر فرشتہ کے ساتھ (جنتی) لباس اور جنتی ہدیہ ہوتا ہے اور اللہ تعالیٰ اس میت کی قبر کو نورانی اور کشادہ کر دیتے ہیں۔ (احسن المبرات حضرت شیخ احمد مکی رحمۃ اللہ علیہ)

اللہ تعالیٰ ہر مسلمان مرد وعورت کو موت کی سختی سے بچائے اور خاتمہ بالخیر فرمائیں (آمین)۔

فکر آخرت سارے غموں کا علاج

كُلُّ نَفْسٍ ذَآئِقَةُ الْمَوْتِ ۗ وَ اِنَّمَا تُوَفَّوْنَ اُجُوْرَكُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ۗ فَمَنْ زُحْزِحَ عَنِ النَّارِ وَاُدْخِلَ الْجَنَّةَ فَقَدْ فَازَ ۗ وَمَا الْحَيٰوةُ الدُّنْيَآ اِلَّا مَتَاعُ الْغُرُوْرِ ﴿١٨٥﴾ سے فَاِنَّ ذٰلِكَ مِنْ عَزْمِ الْاُمُوْرِ ﴿١٨٦﴾ تک (آل عمران ۳: ۱۸۵ تا ۱۸۶)

ترجمہ: ہر ذی روح کو موت کا مزہ چکھنا ہے، اور تم کو پورے بدلے ملیں گے قیامت کے دن، پھر جو کوئی دور کیا گیا دوزخ سے اور داخل کیا گیا جنت میں اس کا کام تو بن گیا اور نہیں ہے زندگی دنیا کی مگر پونجی دھوکہ کی البتہ تمہاری آزمائش ہوگی مالوں میں اور جانوں میں اور البتہ سنو گے تم اگلی کتاب والوں سے اور مشرکوں سے بدگوئی بہت اور اگر تم صبر کرو اور پرہیزگاری کرو یہ ہمت کے کام ہیں۔

* موت کے بعد جنت میں جلدی پہنچانے والے کام *

حدیث: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اگر کوئی شخص ہر فرض نماز کے بعد "آیۃ الکرسی" پڑھتا رہے گا، تو اللہ تعالیٰ اس کو شکر کرنے والا دل عطاء کرے گا، اور صدیقوں جیسا عمل، اور انبیاء کا ثواب عطاء کرتا رہے گا، (جیسا ثواب انبیاء کو ملتا تھا) اور اپنی رحمت نازل کرے گا، اور موت کے سوا جنت میں داخل ہونے سے کوئی شئے نہیں روک سکتی۔

حدیث: حضرت ابو اُمامہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس نے ہر نماز کے بعد آیت الکرسی کی تلاوت کی، اس کو موت کے سوا جنت میں داخل ہونے سے کوئی شئے نہیں روک سکتی، (امام طبرانی نے اس حدیث کی روایت میں یہ بھی ذکر کیا ہے، کہ آیت الکرسی کے ساتھ "قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ" بھی پڑھتا رہے)۔

اسی طرح کی روایت حضرت سلسال رضی اللہ عنہ سے بھی مروی ہے اسی طرح حضرت علی رضی اللہ عنہ سے، اور نسائی، ابن حبان، دارِقطنی اور ابن مردویہ رحمۃ اللہ علیہ نے بھی، رسول اللہ ﷺ سے اسی طرح روایت کی ہے۔ (دُرِّ منثور)

موت کے لئے کونسا وقت فضیلت والا ہے؟

حدیث: حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا، جو شخص رمضان کے آخری عشرہ میں وفات پائے گا تو وہ جنتی ہوگا اور جو شخص "عرفہ" یعنی نو ذی الحجہ کے دن وفات پائے گا تو وہ جنتی ہے اور جو شخص صدقہ دے کر فوت ہوگا وہ

جنتی ہے۔ (نور الصدور فی شرح القبور)

حدیث: حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا جس آدمی نے کلمہ طیبہ "لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰه" پڑھا، اس کے لئے جنت میں داخلہ کی مہر لگا دی جاتی ہے، اور جس نے اللہ تعالیٰ کی رضا جوئی کے لئے کسی ایک دن کا روزہ رکھا، اس کے لئے بھی جنت میں داخلہ کی مہر لگا دی جاتی ہے، اور جس نے اللہ تعالیٰ کی رضا جوئی کے لئے کچھ صدقہ کیا، اس کے لئے بھی جنت میں داخلہ کی مہر لگا دی جاتی ہے۔ (مسند احمد)

حدیث: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس شخص نے روزہ رکھا اور اسی حالت میں فوت ہو گیا تو اللہ تعالیٰ اس کے لئے قیامت تک کے روزوں کا ثواب عطاء کرے گا۔

حدیث: حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا جو شخص جمعہ کے دن میں یا جمعہ کی رات میں وفات پائے گا، تو اللہ تعالیٰ اسے قبر کے عذاب سے نجات دے گا اور جب قیامت کے دن وہ "میدانِ محشر" میں آئے گا، تو اس کے بدن پر شہداء کی مہر ہوگی۔ (شرح عقائد)

حدیث: حضرت ابو جعفر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جمعہ کی رات اور جمعہ کا دن نورانی ہے، جو شخص جمعہ کی رات میں وفات پائے گا، وہ عذاب سے محفوظ رہے گا، اور جو شخص جمعہ کے دن فوت ہوگا وہ دوزخ سے محفوظ رہے گا۔ (شرح عقائد)

زیارتِ قبور

حدیث: ہر ہفتہ قبر کی زیارت کرنا مستحب ہے، اس کے لئے جمعہ، سنیچر، پیر اور جمعرات کا دن بہتر ہے، اور پندرہویں شعبان کی رات میں اور ذی الحجہ کے دس دنوں

میں، عیدین اور محرم کے عشرہ میں بھی قبر کی زیارت کرنا بہتر ہے۔

☆ رسول اللہ ﷺ ہر سال مدینہ شریف سے شہدائے اُحد کی زیارت کیلئے جاتے تھے، اور آپ کے بعد حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ بھی جاتے تھے۔

☆ جب قبر کی زیارت کا خیال ہو تو مستحب یہ ہے کہ پہلے ۲/دو رکعات نماز پڑھے، ہر رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد ایک مرتبہ "آیۃ الکرسی" اور تین مرتبہ "سورۂ اخلاص" پڑھے، اور اس نماز کا ثواب میت کو بخش دے، تو اللہ تعالیٰ اس میت کی قبر کو نورانی بنا دیتے ہیں، اور اس نماز پڑھنے والے کو بھی خوب اجر وثواب ملتا ہے، پھر سیدھا قبرستان جائے، اور جوتے نکال کر قبر کے سامنے قبلہ کی طرف پشت کر کے کھڑا ہو کر یہ دُعا پڑھے:

اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ یَآ اَھْلَ الْقُبُوْرِ یَغْفِرُ اللّٰهُ لَنَا وَلَکُمْ اَنْتُمْ سَلَفُنَا وَنَحْنُ بِالْاَثَرِ ط

ترجمہ: اے قبر والو! تم پر سلامتی ہو، اللہ ہماری بھی مغفرت کردے اور تمہاری بھی مغفرت فرمادے، تم ہم سے پہلے چلے گئے ہو، ہم بھی تمہارے پیچھے پیچھے آرہے ہیں۔

پھر جو کچھ بھی ہو سکے قرآن میں سے یاد ہو پڑھ کر ثواب پہنچا دے۔

☆ حضرت ابوبکر ابن سعید رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں، کہ مستحب یہ ہے کہ سورۂ اخلاص سات مرتبہ یا دس مرتبہ پڑھ کر میت کو ایصال ثواب کیا جائے، اگر میت گنہگار ہے تو اس کی بخشش ہو جاتی ہے، اور اگر نیک ہے، تو پڑھنے والے کی بخشش ہو جائے گی۔

(نور الصدور فی شرح القبور)

باب ۱۶

* چہل حدیث *

حدیث: حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا، کہ وہ چالیس احادیث جن کے بارے میں یہ فرمایا ہے کہ جو اُن کو یاد کریگا جنت میں داخل ہوگا، وہ کیا ہے؟ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

{۱} اللہ پر ایمان لانا یعنی اس کی ذات وصفات پر۔

{۲} آخرت کے دن پر۔

{۳} فرشتوں کے وجود پر۔

{۴} اور پہلی کتابوں پر۔

{۵} تمام انبیاء علیہم السلام پر۔

{۶} مرنے کے بعد دوبارہ زندگی پر۔

{۷} تقدیر پر کہ بھلا اور بُرا جو کچھ ہوتا ہے سب اللہ ہی کی طرف سے ہوتا ہے۔

{۸} اور گواہی دے تو اس امر کی کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم اس کے سچے رسول ہیں۔

{۹} ہر نماز کے وقت کامل وضو کرکے نماز کو قائم کرے، کامل وضو وہ کہلاتا ہے جس میں آداب ومستحبات کی رعایت رکھی گئی ہو اور ہر نماز کے وقت اشارہ ہے اس بات کی طرف کہ ہر نماز کے لئے نیا وضو کرے، اگرچہ پہلے سے وضو ہو کہ یہ مستحب

ہے، اور نماز کے قائم کرنے سے اس کے تمام سنن ومستحبات کا اہتمام کرنا مراد ہے، چنانچہ دوسری روایت میں وارد ہے: اِنَّ تَسْوِيَةَ الصُّفُوْفِ مِنْ اِقَامَةِ الصَّلٰوةِ یعنی جماعت میں صفوں کا ہموار کرنا کہ کسی قسم کی کجی یا درمیان میں خلا نہ رہے، یہ بھی نماز قائم کرنے کے مفہوم میں داخل ہے۔

{۱۰} زکوٰۃ ادا کرے۔

{۱۱} رمضان کے روزے رکھے۔

{۱۲} اگر مال ہو تو حج کرے یعنی اگر حج میں جانے کی قدرت رکھتا ہو، تو حج بھی کرے چونکہ اکثر مانع مال ہی ہوتا ہے، اس لئے اس کو ذکر فرما دیا، ورنہ مقصود یہ ہے کہ حج کے شرائط پائے جاتے ہوں تو حج کرے۔

{۱۳} بارہ رکعات سنت مؤکدہ روزانہ ادا کرے، اس کی تفصیل دوسری روایات میں اس طرح آئی ہے کہ صبح سے پہلے دو رکعت، ظہر سے قبل چار رکعت، ظہر کے بعد دو رکعت، مغرب کے بعد دو رکعت، عشاء کے بعد دو رکعت

{۱۴} اور وتر کو کسی حال میں نہ چھوڑے چوں کہ وہ واجب ہے اور اس کا اہتمام سنتوں سے زیادہ ہے۔ اس لئے اس کو تاکیدی لفظ سے ذکر فرمایا۔

{۱۵} اور اللہ کے ساتھ کسی چیز کو شریک نہ کرے۔

{۱۶} والدین کی نافرمانی نہ کرے۔

{۱۷} ظلم ناحق یتیم کا مال نہ کھاوے یعنی اگر کسی وجہ سے یتیم کا مال کھانا جائز ہو جیسا کہ بعض صورتوں میں ہوتا ہے تو مضائقہ نہیں۔

{۱۸} شراب نہ پیئے۔

{۱۹} زنا نہ کرے۔

{۲۰} جھوٹی قسم نہ کھاوے۔

{۲۱} جھوٹی گواہی نہ دے۔

{۲۲} خواہشات نفسانیہ پرعمل نہ کرے۔

{۲۳} مسلمان بھائی کی غیبت نہ کرے۔

{۲۴} عفیفہ (پاکدامن) عورت کوتہمت نہ لگائے (اسی طرح عفیف مرد کو)۔

{۲۵} اپنے مسلمان بھائی سے کینہ نہ رکھے۔

{۲۶} لہو ولعب میں مشغول نہ ہو۔

{۲۷} تماشائیوں میں شریک نہ ہو۔

{۲۸} کسی پستہ قد کوعیب کی نیت سے ٹھگنا مت کہویعنی اگرکوئی عیب دار لفظ ایسا مشہور ہوگیا ہوکہ اس کے کہنے سے عیب نہ سمجھا جاتا ہواور عیب کی نیت سے کہا نہ جاتا ہوجیسا کہ کسی کانام بُدھو پڑ جاوے تو مضائقہ نہیں لیکن طعن کی غرض سے کسی کوایسا کہنا جائز نہیں۔

{۲۹} کسی کامذاق مت اُڑاؤ۔

{۳۰} مسلمانوں کے درمیان چغل خوری مت کرو۔

{۳۱} ہرحال میں اللہ جل شانہٗ کی نعمتوں پراس کاشکرادا کرو۔

{۳۲} مصیبت اور بلا پرصبر کرو۔

{۳۳} اللہ کے عذاب سے بےخوف مت ہو۔

{۳۴} رشتہ داروں سے قطع تعلق مت کر۔

{۳۵} بلکہ ان کے ساتھ صلہ رحمی کر۔

{۳۶} اللہ کی کسی مخلوق کولعنت مت کر۔

{۳۷} سُبْحَانَ اللهِ. اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ. لَآاِلٰهَ اِلَّا اللهُ اَللهُ اَكْبَرُ ان الفاظ کااکثر ورد رکھا کر۔

{۳۸} جمعہ اور عیدین میں حاضری نہ چھوڑ۔

{۳۹} اس بات کا یقین رکھ کہ جوکچھ تکلیف اور راحت تجھے پہنچی ہے وہ مقدر میں تھی جو ٹلنے والی نہ تھی اور جوکچھ نہیں پہنچا وہ کسی طرح بھی تجھے پہنچنے والی نہیں۔

{۴۰} کلام اللہ شریف کی تلاوت کسی حال میں بھی مت چھوڑ۔

حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے حضوراکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ جوشخص اس کو یاد کرلے اس کو کیااجر ملے گا؟ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ حق سبحانہ وتقدس اس کا انبیاء اور علماء کے ساتھ حشر فرمائیں گے۔

حق سبحانہٗ تعالیٰ ہماری سیئات سے درگزرفرما کراپنے نیک بندوں میں محض اپنے لطف سے شامل فرمالیں تو اس کی شان کریمی سے کچھ بھی بعید نہیں، اللہ تعالیٰ ہم سب کو عمل کی توفیق بخشے، (آمین)۔

روزہ دار کی فضیلت

حدیث: حضرت ابومسعود غفاری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں، کہ میں نے ایک دن جبکہ ماہ رمضان کا چاند نظر آچکا تھا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سُنا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگرلوگوں کومعلوم ہوجائے کہ رمضان کا مہینہ کتنا عظمت والا وثواب والا ہے؟ تو میری امت یہ تمنا کرنے لگے کہ سارا سال ماہِ رمضان بن جائے، تو قبیلہ خزاعہ کے ایک صحابی نے

عرض کیا یارسول اللہ! آپ ہمیں اس کی وضاحت فرمائیں؟ تو آپ نے ارشاد فرمایا کہ سال کے شروع سے اخیر تک جنت ماہِ رمضان کے لئے مزین ہوتی رہتی ہے، پھر جب ماہِ رمضان کا پہلا دن ہوتا ہے، تو عرش کے نیچے سے ایک ہوا چلتی ہے، اور اس سے جنت کے درختوں کے پتے حرکت میں آتے ہیں، تو حورعین ان کی طرف دیکھ کر کہتی ہیں، یارب آپ اس مبارک مہینہ میں اپنے نیک بندوں میں سے ہمارے لئے ایسے خاوند عطا فرما جن سے ہماری آنکھیں ٹھنڈی ہوں، اور ہم سے ان کی آنکھیں ٹھنڈی ہوں، حضور ﷺ ارشاد فرماتے ہیں، پس جو بندہ رمضان کے کسی دن کا بھی روزہ رکھتا ہے، اس کی حورعین میں سے ایک کے ساتھ شادی کردی جاتی ہے، جو موتیوں کے خیمہ میں رہتی ہیں جیسا کہ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں: ''حُوْرٌ مَّقْصُوْرٰتٌ فِي الْخِيَامِ ﴿۷۲﴾'' (حوریں ہیں خیموں میں رُکی رہنے والیاں)۔ اس کو ستر قسم کی ایسی خوشبوئیں عطاء کی جائیں گی، جن میں سے کوئی ایک دوسری خوشبو سے ملتی جلتی نہ ہوگی، ان میں سے ہر خاتون کی خدمت گار ستّر ہزار لونڈیاں اور ستّر ہزار خدام ہوں گے، ہر ایک کے پاس سونے کی بڑی بڑی طشتریاں ہوں گی، ان میں (الگ الگ) قسم کا کھانا ہوگا، اس کے آخری لقمہ سے ایسی لذت حاصل ہوگی، جو اس کے ابتداء میں حاصل نہ ہوگی (یعنی کھانے کا لطف بڑھتا چلا جائے گا) ان میں سے ہر ایک خاتون کے لئے یاقوت احمر کے ۷۰ ستر تخت ہوں گے، ہر تخت پر ستر پلنگ ہوں گے، جن کا استر موٹے ریشم کا ہوگا، ہر پلنگ پر ستر تخت ہوں گے اور اسی طرح سے اس کے خاوند کو بھی اتنے ہی پلنگ دیئے جائیں گے جو یاقوت احمر سے بنائے گئے ہوں گے اور ان پر جواہر کو مرصع کیا گیا ہوگا، اس جنتی دولہا کے ہاتھوں میں سونے کے دو کنگن ہوں گے اور یہ انعام اس کے ہر دن کے روزہ کا ہوگا جو اس نے ماہ

رمضان میں رکھے تھے اور وہ اعمال صالحہ جو دوسرے اوقات میں کئے ہوں گے، ان کے انعامات علیحدہ ملیں گے۔ (کتاب الثواب ابوالشیخ ابن حبان، صحیح ابن خزیمہ)

حدیث: حضرت ابوامامہ ؓ سے روایت ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا جو شخص اپنے گھر سے فرض نماز پڑھنے کے لئے نکلتا ہے تو اس کا اجروثواب احرام باندھ کر جانے والے حاجی جیسا ہے، اور جو نماز چاشت پڑھنے کے لئے نکلے اس کو کسی اور کام نے نہ نکالا ہو اسے نماز ہی نے گھر سے نکالا ہو تو اس کا اجر عمرہ کرنے والے کی طرح ہے، اور نماز کے بعد دوسری نماز پڑھنا جن کے درمیان کوئی فضول (کام یا فضول بات) نہ ہو تو اس کو سات آسمانوں سے اوپر علّیین میں لکھ دیا جاتا ہے۔

(سنن ابی داؤد، جلد ۱، ص ۸۹، کتاب الصلوٰۃ، باب ماجاء فی فضل المشی الی الصلوٰۃ، مکتبہ امدادیہ پاکستان)

حدیث: حضرت معاذ بن جبل ؓ بیان فرماتے ہیں کہ جناب رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: جس شخص نے رمضان کے روزے رکھے، اسکے علاوہ ایک روزہ رکھنے والے کو تیز رفتار گھوڑے کی سو سال کی مسافرت کے برابر جہنم سے دور کردیا جائے گا۔ (ابویعلیٰ)

خلاصہ: جب نفل روزے کا اتنا بڑا اجروثواب اللہ تعالیٰ عطا فرمائیں گے تو جو شخص رمضان المبارک کے فرض روزے رکھے گا اسے تو اللہ تعالیٰ کیا کیا عنایات فرمائے گا وہ کسی کے وہم وگمان میں بھی نہیں ہے۔

حدیث: حضرت امّ المؤمنین عائشہ ؓ فرماتی ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: عرفہ کے دن کا روزہ ایک ہزار روزوں کے برابر ہے۔ (طبرانی، بیہقی)

خلاصہ: احادیث بالا کے مطابق جب اللہ تعالیٰ کا کوئی بندہ ایک نفلی روزہ اللہ کے لئے رکھتا ہے تو اللہ تعالیٰ اسے جہنم سے تیز رفتار گھوڑے کی سو سال کی مسافرت کے

برابر دور کر دیتا ہے، تو عرفہ کے دن کا روزہ تو ایک ہزار روزوں کے برابر ہے تو حساب لگاؤ کہ اس شخص کو اللہ تعالیٰ جہنم سے کتنے ہزار سال کی مسافرت جتنا دور کرے گا؟ جس کا کوئی حساب نہیں ہے اور یہ روزہ رکھنے پر اور جو انعامات اور ثواب عطا کرے گا وہ الگ، اللہ تعالیٰ ہم سب مسلمانوں کو اس پر مضبوطی سے عمل کرنے کی توفیق مرحمت فرمائیں۔ آمین!

حدیث: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب نبیٔ کریم ﷺ نے فرمایا کہ محرم کے مہینہ میں ایک دن کا روزہ ایک مہینے کے روزوں کے برابر ہے۔

(طبرانی)

حدیث: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جس نے بدھ، جمعرات اور جمعہ کا روزہ رکھا، اسے جہنم سے آزاد کر دیا جاتا ہے اور اس کے لئے جنت میں موتی اور یاقوت کا محل دیا جاتا ہے۔ (طبرانی)

حدیث: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کی روایتوں میں یہ الفاظ ہیں کہ جس نے بدھ جمعرات اور جمعہ کا روزہ رکھا، اور جمعہ کے دن صدقہ بھی دیا، تو اس کے سارے گناہ معاف کر دیئے جائیں گے۔ (بیہقی)

حدیث: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا جس شخص نے جمعہ کا روزہ رکھا تو اللہ تعالیٰ اس کو اس دنیا کے دس دن کے برابر ثواب عطا کرے گا۔ (بیہقی)

اس دنیا کے دس دن کا مطلب یہ ہے کہ اللہ کے نزدیک اس کی جو تعداد طے ہے یعنی کہ دنیا کے ایک ہزار سال کی برابر ہے، جمعہ کا ایک روزہ جمعرات یا سنیچر کے ساتھ ملا

دینا چاہئے، جناب رسول اللہ ﷺ نے صرف جمعہ کا روزہ رکھنے کی ممانعت فرمائی ہے۔

جس شخص نے رمضان المبارک میں اپنے نفس کو روکا، شراب نہ پی، کوئی گناہ کا کام نہ کیا، زبان کا غلط استعمال نہیں کیا کسی پر بہتان نہیں لگایا، ایسے روزہ دار کا جنت کی سو حوروں سے نکاح کیا جاتا ہے، سو بیویوں سے اس کا نکاح کیا جاتا ہے، کیسی حوریں؟ جو مٹی سے بنی ہوئی نہیں لیکن مشک، عنبر اور زعفران کی بنی ہوئی ہے، جس میں آبِ حیات ڈالا گیا ہے، جس کے چہرہ پر اللہ کے نور کی تجلیاں پڑی ہوں گی، اگر اس کی انگلی کا ایک پورا سورج کے سامنے آجائے تو سورج ایسے غروب ہو جائے جیسے سورج کے سامنے ستارے غروب ہوتے ہیں، اگر جنت کی عورت سات سمندر میں تھوک ڈال دے تو وہ شہد سے زیادہ میٹھے ہو جائیں، اندھیری میں آجائے تو روشنی میں تبدیل ہو جائے، مردوں سے بات کرے تو مُردے زندہ ہو جائیں، زندہ لوگ اسے دیکھ لیں تو ان کے کلیجے پھٹ جائیں، جو مشک کے باغات میں زعفران کی گھاس پر سیر کی ہوئی ہیں، ایک گھر اس کے لئے بنتا ہے، ایک اینٹ موتی کی، ایک یاقوت کی، ایک زمرد کی اگر ساری دنیا اُٹھا کے اس کے محل میں رکھ دی جائے تو یہ دنیا اس محل میں اس طرح نظر آئے گی جس طرح آپ کو دنیا میں کھڑی ہوئی بکری نظر آتی ہے۔ (بیان، مولانا طارق جمیل)

خلاصہ: میرے دوستو! جب پوری دنیا کی اس محل میں یہ حیثیت ہے جب روزہ پر یہ ملے گا تو نماز روزہ سے افضل ہے، اس کے پڑھنے پر اللہ تعالیٰ کیا کیا مرحمت فرمائے گا؟ اور جو شخص پورے دین پر عمل کرے گا اس کا تو پوچھنا ہی کیا، اللہ تعالیٰ اسے کیا کیا عطا فرمائے گا؟ جو کسی کے وہم وگمان میں بھی نہیں ہوگا، اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس کے دین پر مکمل عمل کرنے کی توفیق بخشے؟ (آمین)

حدیث: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب نبی کریم ﷺ نے

ارشاد فرمایا: جو شخص اپنے مسلمان بھائی کی ضرورت پوری کرنے کے لئے نکلا اس کے لئے یہ دس سال کے اعتکاف سے بہتر ہے اور جس نے اللہ عزوجل کی خوشنودی کے خاطر ایک دن کا اعتکاف کیا اللہ تعالیٰ اس کے اور دوزخ کے درمیان تین خندقیں حائل کردیں گے ہر خندق مشرق ومغرب سے زیادہ وسیع ہوگی۔ (طبرانی)

خلاصہ: مذکورہ حدیث کے بموجب ایک دن کے اعتکاف کا اتنا بڑا اجر وثواب ہے تو کسی مسلمان کی ضرورت پوری کرنا یا اس کے لئے کوشش کرنا دس سال کے اعتکاف سے بھی زیادہ ثواب کا کام ہے، تو حساب لگاؤ کہ اس شخص کو اللہ تعالیٰ جہنم سے کتنے سال دور کردیں گے؟ (واللہ اعلم)

پھر جو کوئی جہنم سے دور رکھا گیا، اور جنت میں داخل کیا گیا، تو وہ کامیاب ہی ہوگیا، اور یہ دنیا تو دھوکے کے سرمایہ کے سوا کچھ بھی نہیں ہے۔ (سورۂ آل عمران:۱۸۵)

حدیث: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب سرکار دوعالم ﷺ نے فرمایا: جس شخص نے مسلمان کی مصیبت دور کی، تو اللہ تعالیٰ اسے قیامت کے دن پُلصراط پر ایسا نور عطا فرمائے گا، کہ جس کے ذریعہ سے اتنے لوگ روشنی حاصل کریں گے جس کی تعداد صرف اللہ ہی کو معلوم ہے۔ (طبرانی)

عاشورہ کے دن روزہ رکھنے کا ثواب

حدیث: حضرت میمون بن مہران رضی اللہ عنہ نے حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا جو شخص محرم الحرام میں عاشورہ (۱۰ محرم الحرام) کے دن روزہ رکھے گا تو اُسے دس ہزار شہداء اور دس ہزار حاجیوں کا ثواب ملے گا جو شخص اس

دن کسی یتیم کے سر پر شفقت ومحبت کے ساتھ ہاتھ رکھے گا، تو اُسے اس کے سر کے بال برابر جنت کے درجات عطا کریں گے، اور جو شخص اس رات میں کسی مؤمن کو کھانا کھلائے گا وہ ایسا ہے گویا اس نے پوری امت کو کھانا کھلایا ہو۔

صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ کیا یوم عاشورہ کو اللہ تعالیٰ نے سارے دنوں پر فضیلت عطا فرمائی ہے، آپ ﷺ نے فرمایا: ہاں! (خطبات اسلم ۲/۱۹)

گذشتہ سالوں کے سب صغیرہ گناہ معاف

حدیث: حضرت ابوقتادہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ سے عاشورہ کے دن روزہ رکھنے کے متعلق پوچھا گیا تو آپ نے ارشاد فرمایا یہ گذشتہ سال کے (صغیرہ) گناہوں کا کفارہ بن جاتا ہے۔

(صحیح مسلم ج ۱ص ۳۶۸، کتاب الصیام، باب استحباب صیام ثلاثۃ ایام، قدیمی کتب خانہ پاکستان)

اس سے معلوم ہوا کہ محرم الحرام کی دسویں تاریخ کو ہمیں بھی روزہ رکھنا چاہئے اور اس کے ساتھ نویں محرم کا روزہ بھی رکھنا چاہئے، اگر کسی وجہ سے نویں کا روزہ نہ رکھ سکیں تو پھر گیارہویں کا روزہ رکھ لیں، مطلب کہ ۹-۱۰ یا ۱۰-۱۱ محرم کا روزہ رکھیں صرف دسویں محرم کا روزہ رکھنا مکروہ ہے۔ (فتاویٰ رحیمیہ ج ۳ص ۳۸۰، شامی کراچی ج ۲ص ۳۷۵)

اور دسویں کے ساتھ نویں کا روزہ رکھنے کا سبب ایک یہ بھی ہے کہ خود حضور ﷺ نے صحابۂ کرام رضی اللہ عنہ سے فرمایا تھا کہ آئندہ سال ہم نویں تاریخ کا روزہ بھی رکھیں گے لیکن اس سے پہلے ہی آپ ﷺ کی وفات ہوگئی۔

(سنن ابی داؤد جلد ۱ص ۳۳۹، کتاب الصوم، ماروی أن عاشوراء الیوم التاسع، مکتبہ امدادیہ، پاکستان)

مسئلہ: شاہ عبدالعزیز دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کا ارشاد ہے کہ محرم الحرام میں تعزیہ بنانا، قبریں

بنانا اور اس پر منت چڑھانا یہ سب شرک ہے۔ (فتاویٰ عزیزیہ/ ۱۴۷)

حدیث: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص عاشورہ کے دن اپنے اہل وعیال پر (خرچ کرنے میں) وسعت کرے گا اللہ تعالیٰ اس پر پورے سال وسعت کا معاملہ کرے گا۔ (شعب الایمان، بیہقی ۳/ ۳۶۶، الموسوعۃ الفقہیہ ۲۰/ ۲۲۰)

رمضان کے بعد محرم کے روزے رکھنا افضل ہے

حدیث: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ماہِ رمضان کے بعد اللہ تعالیٰ کے نزدیک محرم کے روزے رکھنا سب سے افضل ہے، اور فرض نماز کے بعد سب سے افضل رات کی نماز (تہجد پڑھنا) ہے۔

ذی الحجہ کے پہلے عشرہ کی فضیلت

حدیث: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا دوسرے کوئی ایام ایسے نہیں جس میں اللہ تعالیٰ کو ان ایام یعنی کہ ذی الحجہ کے دنوں کے عمل سے بھی زیادہ پسند ہو، صحابۂ کرام نے عرض کیا، کیا اللہ کی راہ میں کیا جانے والا جہاد بھی اس کے برابر نہیں، آپ ﷺ نے فرمایا: ہاں! راہِ خدا میں کیا جانے والا جہاد بھی (ایسا نہیں) بجز اس شخص کے جو اپنا مال وجان کے ساتھ اللہ کی راہ میں نکلا ہو اور اس میں سے کچھ بھی واپس نہ لایا ہو۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کو ان ایام (ذی الحجہ کا پہلا عشرہ) سے زیادہ اور کوئی ایام محبوب نہیں، اور ان ایام سے بڑھ کر کوئی

دن اللہ تعالیٰ کے وہاں (محبوب) نہیں۔ (مشکوٰۃ)

دریافت کیا گیا، کیا راہِ خدا میں جہاد کے ایام بھی ایسے نہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا کہ راہِ خدا میں جہاد کے ایام بھی ان دنوں کی طرح نہیں بجز اس کے کہ کسی شخص نے راہِ خدا میں اپنے گھوڑے کو مجروح کرلیا ہو اور خود بھی مجروح ہوا ہو۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ ایک نوجوان جو رسول اللہ ﷺ کی احادیث سنتا رہتا تھا، جب ذی الحجہ کا چاند دکھائی دیا تب دوسرے دن (یکم ذی الحجہ کو) روزہ رکھ لیا، جب آپ ﷺ کو اس بات کا پتہ چلا تو آپ ﷺ نے اسے بلایا اور دریافت کیا، تجھے کس نے بتایا؟ کہ تو نے روزہ رکھ لیا، اس نے عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ میرے ماں باپ آپ پر قربان! یہ حج اور قربانی کے دن ہیں، شاید اللہ تعالیٰ مجھے بھی ان کی دعاؤں میں شامل کردے، آپ ﷺ نے فرمایا کہ تیرے ایک دن روزہ رکھنے کا بدلہ سو غلاموں کو آزاد کرنے کے برابر، سو اونٹوں کی قربانی کے برابر اور اللہ کی راہ میں سو گھوڑے عطا کرنے کے برابر ثواب ہے، جب آٹھویں ذی الحجہ کا دن ہوگا تب اُسے اس دن کے روزہ کا ثواب ایک ہزار غلام آزاد کرنے، ایک ہزار اونٹ کی قربانی کرنے اور راہ خدا میں سواری کے لئے ایک ہزار گھوڑے عطا کرنے کے برابر ثواب حاصل ہوگا، جب نویں ذی الحجہ کا دن ہوگا تب اسے اس دن کے روزہ کا ثواب دو ہزار غلام آزاد کرنے، دو ہزار اونٹ کی قربانی اور راہِ خدا میں سواری کے لئے عطا کئے جانے والے دو ہزار گھوڑوں کے برابر ثواب ملتا ہے۔ (ترغیب)

نبیٔ کریم ﷺ نے فرمایا کہ نویں ذی الحجہ کا روزہ دو سال کے روزہ (رکھنے کے) برابر، اور عاشوراء کے روزہ کا ثواب ایک سال کے روزہ کے برابر ہے۔

قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: وَوٰعَدْنَا مُوْسٰى ثَلٰثِيْنَ لَيْلَةً وَّاَتْمَمْنٰهَا بِعَشْرٍ (الاعراف ۷:۱۴۲) (اور ہم نے موسیٰ علیہ السلام سے تیس راتوں کا وعدہ کیا تھا اور یہ وعدہ دس کے ذریعہ پورا کیا) یعنی کل چالیس دن پورے کئے۔

حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اللہ تعالیٰ نے تمام ایام میں چار ایام، مہینوں میں سے چار مہینے، تمام عورتوں میں سے چار عورتیں پسند فرمائی ہیں، چار آدمی سب سے پہلے جنت میں جائیں گے اور چار آدمیوں کے لئے جنت خود تڑپتی ہے، دنوں میں پہلا درجہ جمعہ کے دن کا ہے کیونکہ اس میں ایک گھڑی ایسی ہوتی ہے کہ جب کوئی بندہ اس گھڑی میں اللہ تعالیٰ سے دنیا وآخرت کی کوئی نعمت کا سوال کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اسے وہ عطا فرماتا ہے، دنوں میں دوسرا دن نویں ذی الحجہ (عرفہ) کا دن ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ فرشتوں میں فخر کرتے ہیں اور فرماتے ہیں، اے فرشتو! میرے ان بندوں کو دیکھو جو بکھرے بال، گرد وغبار والا چہرہ لے کر اور اپنے بدن کو تکلیف میں ڈال کر حاضر ہوئے ہیں، تم گواہ رہو، میں نے ان کو بخش دیا، تیسرا دن قربانی کا دن ہے، قربانی کے دن بندہ قربانی کے ذریعہ قربِ الٰہی مانگتا ہے، اس وجہ سے جب قربانی کے خون کا پہلا قطرہ زمین پر پڑتا ہے تب وہ بندہ کے گناہوں کا کفارہ بن جاتا ہے، چوتھا دن عید الفطر کا ہے، جب بندے رمضان المبارک کے روزے رکھتے ہیں اور عید کی نماز ادا کرنے کے لئے باہر نکلتے ہیں، تب اللہ تعالیٰ فرشتوں سے فرماتے ہیں کہ ہر کام کرنے والا اپنی اجرت مانگتا ہے، میرے بندوں نے پورے مہینے کے روزے رکھے اور اب عید کے لئے آئے ہیں اور اپنا بدلہ مانگ رہے ہیں، میں تم کو گواہ بناتا ہوں کہ میں نے ان کو بخش دیا اور مُنادی ندا دیکر کہہ رہے ہیں کہ اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے اُمتی! تم واپس ہو جاؤ کہ اللہ تعالیٰ نے تمہاری بُرائیوں کو نیکیوں سے تبدیل فرمادیا۔ (مکاشفۃ القلوب/ ۱۰۵)

باب ۱۷

بدعات

حدیث: حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبیٔ کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ابلیس نے کہا: گناہ کراتے کراتے میں نے آدمیوں کی کمریں توڑ ڈالی، اور انہوں نے توبہ کر کر کے میری کمر توڑ دی، جب میں نے یہ مصیبت دیکھی تو ان کو بدعتوں میں لگا دیا، کہ جس سے وہ یوں ہی سمجھتے رہیں کہ وہ بہت اچھے کام کر رہے ہیں اس لئے وہ توبہ نہ کرنے پائے۔ (الترغیب والترہیب ۱/ ۸۷)

(۱) دین میں جو بات نہ پائی جائے، ایسی کوئی نئی بات اپنی جانب سے دین میں داخل کرنا مردود ہیں۔

(۲) بدعتی مسلمان کے روزے، نماز، حج، نفلیں، فرائض قبول نہیں ہوتے۔

(۳) بدعتی مسلمان اسلام سے اس طرح خارج ہوجاتا ہے جس طرح آٹے سے بال نکال کر باہر پھینک دیا جاتا ہے۔

(۴) بدعت گمراہی ہے اور ہر قسم کی گمراہی کا انجام دوزخ کی آگ ہے۔

(۵) بدعت کرنے والا سنت کی برکتوں سے محروم ہوجاتا ہے۔

(۶) بدعتیں جاری کرنے والوں کے اعمال نامہ میں انہوں نے جاری کی ہوئی بدعتوں کے مطابق لوگوں کے گناہ بھی لکھے جائیں گے۔

(۷) سورۂ اخلاص کو تین بار پڑھنے کو ضروری سمجھنا بدعت ہے۔

(۸) نکاح سے پہلے ایمانِ مجمل وایمانِ مفصل پڑھانا بدعت ہے۔

(۹) نکاح کے بعد نکاح کرنے والے کا مصافحہ کرنا بدعت ہے۔

(۱۰) پانچ وقت کی نمازوں کے بعد آواز سے کلمہ پڑھنا بدعت ہے۔

(۱۱) صدقہ وخیرات کے لئے کسی دن کو طے کرلینا بدعت ہے۔

(۱۲) پانچوں وقت کی نماز اور جمعہ وعیدین کی نماز پڑھ کر آپس میں مصافحہ کرنا بدعت ہے۔

(۱۳) امام کا نماز میں آواز سے بسم اللہ پڑھنا بدعت ہے۔

(۱۴) نماز جنازہ کے بعد دفنانے سے پہلے جمع ہوکر دُعا کرنا بدعت ہے۔

(۱۵) نماز جنازہ کے بعد فاتحہ پڑھنا بدعت ہے۔

(۱۶) عربی زبان کے علاوہ زبان میں خطبہ پڑھنا بدعت ہے۔

(۱۷) رمضان شریف کی آخری جمعہ کو دوسری جمعہ سے زیادہ ترجیح دینا بدعت ہے۔

(۱۸) خطبہ پڑھنے والے کو خطبہ پڑھتے وقت دائیں بائیں طرف بدن پورا پھیرنا بدعت ہے۔

(۱۹) عیدالفطر کے خطبہ کے بعد دُعا مانگنا بدعت ہے۔

(۲۰) عیدالفطر وعیدالاضحی کے خطبہ کے بعد آپس میں مصافحہ کرنا بدعت ہے۔

(۲۱) جنازہ اُٹھانے سے پہلے فاتحہ پڑھنا بدعت ہے۔

(۲۲) جنازہ کی نماز کے بعد فاتحہ پڑھنا بدعت ہے۔

(۲۳) جنازہ کے ساتھ چلتے چلتے آواز سے کلمۂ طیبہ پڑھنا بدعت ہے۔

(۲۴) جنازہ پر پھولوں کی چادر رکھنا یا چڑھانا بدعت ہے۔

(۲۵) مرحوم کو دفنانے کے بعد اس کے گھر والوں کے ساتھ مصافحہ کرنا بدعت ہے۔

(۲۶) مرحومین کو ثواب پہنچانے کے لئے زیارت (تیجہ منانا) کرنا بدعت ہے۔

(۲۷) قبلہ کی طرف پاؤں پھیلانا حرام ومکروہ تحریمی ہے۔

(۲۸) قرآن شریف بغیر وضو چھونا حرام ومکروہ تحریمی ہے۔

(۲۹) حالت جنابت میں قرآن شریف پڑھنا حرام ومکروہ تحریمی ہے۔

(۳۰) غیر مسلم کی مذہبی رسموں میں شریک ہونا حرام ومکروہ تحریمی ہے۔

(۳۱) نشہ آور چیز کھانا یا پینا حرام ومکروہ تحریمی ہے۔

(۳۲) اللہ تعالیٰ کے علاوہ دوسرے کو عالم الغیب ماننا شرک ہے۔

(۳۳) قیامت کے دن کا انکار کرنا کفر ہے۔

(۳۴) موت کے بعد دوبارہ زندہ ہونے کا انکار کرنا کفر ہے۔

(۳۵) قرآن شریف کی بے عزتی کرنا کفر ہے۔

(۳۶) حرام جانوروں کو حلال سمجھنا کفر ہے۔

(۳۷) حرام چیزوں کو حلال سمجھنا کفر ہے۔

(۳۸) ''مسلمانوں سے غیر مسلم اچھے ہیں'' یوں کہنے میں کفر کا خطرہ ہے۔

(۳۹) اپنی عورت کے ساتھ حالت حیض میں ہمبستر ہونا حرام ومکروہ تحریمی ہے۔

●●●

سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ

سُبْحَانَ اللّٰهِ الْعَظِيْمِ ط

باب ۱۸

* عقیدوں کا بیان *

عقیدہ ۱: تمام عالم پہلے بالکل ناپید تھا، پھر اللہ تعالیٰ کے پیدا کرنے سے موجود ہوا۔
(شرح عقائد)

عقیدہ ۲: اللہ ایک ہے وہ کسی کا محتاج نہیں، نہ اس نے کسی کو جنا، نہ وہ کسی سے جنا گیا، نہ اس کی کوئی بیوی ہے، اور کوئی اس کے مقابل کا نہیں۔ (سورۂ اخلاص)

عقیدہ ۳: وہ ہمیشہ سے ہے اور ہمیشہ رہے گا۔ (عقیدۃ الطحاوی)

عقیدہ ۴: کوئی چیز اس کے مثل نہیں وہ سب سے نرالا ہے۔ (عقیدۃ الطحاوی)

عقیدہ ۵: وہ زندہ ہے ہر چیز پر اس کو قدرت ہے، کوئی چیز اس کے علم سے باہر نہیں، وہ سب کچھ دیکھتا ہے، سنتا ہے، کلام فرماتا ہے، لیکن اس کا کلام ہم لوگوں کے کلام کی طرح نہیں، جو چاہے کرتا ہے کوئی اس کو روک ٹوک کرنے والا نہیں، وہی پوجنے کے قابل ہے، اس کا کوئی ساجھی نہیں، اپنے بندوں پر مہربان ہے، بادشاہ ہے، سب عیبوں سے پاک ہے، وہی اپنے بندوں کو سب آفتوں سے بچاتا ہے، وہی عزت والا ہے، بڑائی والا ہے، ساری چیزوں کا پیدا کرنے والا ہے، اس کا کوئی پیدا کرنے والا نہیں، گناہوں کا بخشنے والا ہے، زبردست ہے، بہت دینے والا ہے، روزی پہنچانے والا ہے، جس کی روزی چاہے تنگ کردے، اور جس کی چاہے

زیادہ کردے، جس کو چاہے پست کردے، جس کو چاہے بلند کردے، جس کو چاہے عزت دے، جس کو چاہے ذلت دے، انصاف والا ہے، بڑے تحمل اور برداشت والا ہے، خدمت اور عبادت کی قدر کرنے والا ہے، دُعا قبول کرنے والا ہے، وہ سب پر حاکم ہے اس پر کوئی حاکم نہیں، اس کا کوئی کام حکمت سے خالی نہیں، وہ سب کا کام بنانے والا ہے، اسی نے سب کو پیدا کیا ہے، وہی قیامت میں پھر پیدا کرے گا، وہی جلاتا ہے، وہی مارتا ہے، اس کو نشانیوں اور صفتوں سے سب جانتے ہیں، اس کی ذات کی باریکی کو کوئی نہیں جان سکتا، گنہگاروں کی توبہ قبول کرتا ہے، جو سزا کے قابل ہے اس کو سزا دیتا ہے، وہی ہدایت کرتا ہے، جہاں میں جو کچھ ہوتا ہے اسی کے حکم سے ہوتا ہے، اس کے حکم کے بغیر ذرہ نہیں ہل سکتا، نہ وہ سوتا ہے، نہ اونگھتا ہے، وہ تمام عالم کی حفاظت سے تھکتا نہیں، وہی سب چیزوں کو تھامے ہوئے ہے، اسی طرح تمام اچھی اور کمال کی صفتیں اس کو حاصل ہیں اور بری اور نقصان کی کوئی صفت اس میں نہیں نہ اس میں کوئی عیب ہے۔ (عقیدۃ الطحاوی، شرح عقائد)

عقیدہ ۶: اس کی سب صفتیں ہمیشہ سے ہیں اور ہمیشہ رہیں گی اور اس کی کوئی صفت کبھی نہیں جاسکتی۔ (عقیدۃ الطحاوی)

عقیدہ ۷: مخلوق کی صفتوں سے وہ پاک ہے اور قرآن وحدیث میں بعض جگہ جو ایسی باتوں کی خبر دی گئی ہے تو ان کے معنی اللہ کے حوالہ کریں کہ وہی اس کی حقیقت جانتا ہے اور ہم بلا تحقیق کئے اسی طرح ایمان لاتے ہیں اور یقین

کرتے ہیں کہ جو کچھ اس کا مطلب ہے، وہ ٹھیک ہے اور حق ہے اور یہی بات بہتر ہے یا اس کے کچھ مناسب معنیٰ نکالیں جس سے وہ سمجھ میں آجائے۔ (شرح عقائد)

عقیدہ ۸: عالم میں جو کچھ بھلا بُرا ہوتا ہے سب کو خدا تعالیٰ اس کے ہونے سے پہلے ہمیشہ سے جانتا ہے اور اپنے جاننے کے موافق اس کو پیدا کرتا ہے تقدیر اسی کا نام ہے اور بُری چیزوں کے پیدا کرنے میں بہت بھید ہے جن کو ہر ایک نہیں جانتا۔ (عقیدۃ الطحاوی)

عقیدہ ۹: بندوں کو اللہ تعالیٰ نے سمجھ اور ارادہ دیا ہے جس سے وہ گناہ اور ثواب کے کام اپنے اختیار سے کرتے ہیں، مگر بندوں کو کسی کام کے پیدا کرنے کی قدرت نہیں ہے، گناہ کے کام سے اللہ میاں ناراض اور ثواب کے کام سے خوش ہوتے ہیں۔ (شرح عقائد)

عقیدہ ۱۰: اللہ تعالیٰ نے بندوں کو ایسے کام کا حکم نہیں دیا جو بندوں سے نہ ہوسکیں۔ (البقرہ ۲:۲۸۶)

عقیدہ ۱۱: کوئی چیز خدا کے ذمہ ضروری نہیں وہ جو کچھ مہربانی کرے اس کا فضل ہے۔ (عقیدۃ الطحاوی)

عقیدہ ۱۲: بہت سے پیغمبر اللہ تعالیٰ کے بھیجے ہوئے بندوں کو سیدھی راہ بتانے آئے اور وہ سب گناہوں سے پاک ہیں گنتی ان کی پوری طرح اللہ ہی کو معلوم ہے، ان کی سچائی بتانے کو اللہ تعالیٰ نے ان کے ہاتھوں ایسی نئی نئی اور مشکل مشکل باتیں ظاہر کیں جو اور لوگ نہیں کرسکتے، ایسی باتوں کو معجزہ

کہتے ہیں، ان میں سب سے پہلے حضرت آدم علیہ السلام تھے اور سب کے بعد حضرت محمد ﷺ اور باقی درمیان میں ہوئے ان میں بعضے بہت مشہور ہیں جیسے حضرت نوح علیہ السلام، حضرت ابراہیم علیہ السلام، حضرت اسحٰق علیہ السلام، حضرت اسمٰعیل علیہ السلام، حضرت یعقوب علیہ السلام، حضرت یوسف علیہ السلام، حضرت داوٗد علیہ السلام، حضرت سلیمان علیہ السلام، حضرت ایوب علیہ السلام، حضرت موسیٰ علیہ السلام، حضرت ہارون علیہ السلام، حضرت زکریا علیہ السلام، حضرت یحییٰ علیہ السلام، حضرت عیسیٰ علیہ السلام، حضرت الیاس علیہ السلام، حضرت الیسع علیہ السلام، حضرت یونس علیہ السلام، حضرت لوط علیہ السلام، حضرت ادریس علیہ السلام، حضرت ذوالکفل علیہ السلام، حضرت صالح علیہ السلام، حضرت ہود علیہ السلام، حضرت شعیب علیہ السلام۔ (عقائد اسلام)

عقیدہ ۱۳: سب پیغمبروں کی گنتی اللہ تعالیٰ نے کسی کو نہیں بتائی اسلئے یوں عقیدہ رکھے کہ اللہ تعالیٰ کے بھیجے ہوئے جتنے پیغمبر ہیں ہم ان سب پر ایمان لاتے ہیں، جو ہم کو معلوم ہیں ان پر بھی اور جو ہمیں نہیں معلوم ان پر بھی۔ (عقائد اسلام)

عقیدہ ۱۴: پیغمبروں میں بعضوں کا مرتبہ بعضوں سے بڑا ہے، سب سے بڑا مرتبہ ہمارے پیغمبر محمد ﷺ کا ہے اور آپ کے بعد کوئی نیا پیغمبر نہیں آسکتا، قیامت تک جتنے انسان اور جن ہوں گے آپ ﷺ سب کے پیغمبر ہیں۔ (عقیدۃ الطحاوی)

عقیدہ ۱۵: ہمارے پیغمبر ﷺ کو اللہ تعالیٰ نے جاگتے میں جسم کیساتھ مکہ سے بیت المقدس اور وہاں سے ساتوں آسمانوں پر اور وہاں سے جہاں تک اللہ تعالیٰ کو منظور ہوا پہنچایا اور پھر مکہ میں واپس پہنچا دیا، اس کو معراج کہتے ہیں۔ (شرح عقائد)

عقیدہ ۱۶: اللہ تعالیٰ نے کچھ مخلوقات نور سے پیدا کر کے ان کو ہماری نظروں سے چھپا دیا ہے، ان کو فرشتہ کہتے ہیں، بہت سے کام ان کے حوالہ ہیں وہ کبھی اللہ کی مرضی کے خلاف کوئی کام نہیں کرتے جس کام میں لگا دیا ہے اس میں لگے رہتے ہیں، ان میں چار فرشتے بہت مشہور ہیں: حضرت جبرئیل علیہ السلام، حضرت میکائیل علیہ السلام، حضرت اسرافیل علیہ السلام، حضرت عزرائیل علیہ السلام، اللہ تعالیٰ نے کچھ مخلوق آگ سے بنائی ہے، وہ بھی ہم کو دکھائی نہیں دیتی، ان کو ''جن'' کہتے ہیں، ان میں نیک و بد سب طرح کے ہوتے ہیں ان کی اولاد بھی ہوتی ہے، ان سب میں زیادہ مشہور وشریر ابلیس یعنی شیطان ہے۔

عقیدہ ۱۷: مسلمان جب خوب عبادت کرتا ہے، اور گناہوں سے بچتا ہے اور دنیا سے محبت نہیں رکھتا، اور حضور ﷺ کی ہر طرح خوب تابعداری کرتا ہے تو وہ اللہ کا دوست اور پیارا ہو جاتا ہے، ایسے شخص کو ولی کہتے ہیں، اس شخص سے کبھی ایسی باتیں ہونے لگتی ہیں جو اور لوگوں سے نہیں ہو سکتیں ان باتوں کو ''کرامت'' کہتے ہیں۔

عقیدہ ۱۸: ولی کتنے ہی بڑے درجہ کو پہنچ جاوے مگر نبی کے برابر نہیں ہو سکتا۔

عقیدہ ۱۹: خدا کا کیسا ہی پیارا ہو جاوے مگر جب تک ہوش وحواش باقی ہوں شرع کا پابند رہنا فرض ہے، نماز روزہ اور کوئی عبادت معاف نہیں ہوتی جو گناہ کی باتیں ہیں وہ اس کے لئے درست (جائز) نہیں ہو جاتیں۔

عقیدہ ۲۰: جو شخص شریعت کے خلاف ہو وہ خدا کا دوست نہیں ہو سکتا اگر اس کے ہاتھ سے کوئی اچنبھے کی بات دکھائی دے تو وہ جادو ہے یا نفسانی اور شیطانی

دھندہ (دھوکہ) ہے اس سے عقیدہ نہ رکھنا چاہئے۔

عقیدہ ۲۱: ولی لوگوں کو بعض بھید کی باتیں سوتے یا جاگتے میں معلوم ہو جاتی ہیں اس کو ''کشف والہام'' کہتے ہیں، اگر وہ شرع کے موافق ہیں تو قبول ہیں اور اگر شرع کے خلاف ہیں تو نا قابل قبول ہیں۔

عقیدہ ۲۲: اللہ اور رسول ﷺ نے دین کی سب باتیں قرآن وحدیث میں بندوں کو بتا دیں، اب کوئی نئی بات دین میں نکالنا درست نہیں، ایسی نئی بات کو ''بدعت'' کہتے ہیں، بدعت بہت بڑا گناہ ہے۔

عقیدہ ۲۳: اللہ تعالیٰ نے بہت سی چھوٹی بڑی کتابیں آسمان سے جبرئیل علیہ السلام کی معرفت بہت سے پیغمبروں پر اُتاریں، تا کہ وہ اپنی اپنی امتوں کو دین کی باتیں سنائیں ان میں چار کتابیں بہت مشہور ہیں: (۱) توریت حضرت موسیٰ علیہ السلام کو ملی، (۲) زبور حضرت داؤد علیہ السلام کو ملی (۳) انجیل حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو ملی (۴) قرآن مجید ہمارے پیغمبر محمد ﷺ کو ملی۔ قرآن مجید آخری کتاب ہے۔ اب کوئی کتاب آسمان سے نہ آوے گی۔ قیامت تک قرآن ہی کا حکم چلتا رہے گا۔ دوسری کتابوں میں گمراہ لوگوں نے بہت کچھ بدل ڈالا مگر قرآن مجید کی نگہبانی کا اللہ تعالیٰ نے وعدہ کیا ہے، اس کو کوئی نہیں بدل سکتا۔

عقیدہ ۲۴: ہمارے پیغمبر ﷺ کو جن جن مسلمانوں نے دیکھا ہے، ان کو ''صحابی'' کہتے ہیں، ان کی بڑی بڑی فضیلتیں آئی ہیں، ان سب سے محبت اور اچھا گمان رکھنا چاہئے، اگر ان کے آپس میں کوئی لڑائی جھگڑا سننے میں آئے تو اس کو بھول چوک سمجھے ان ان کی کوئی برائی نہ کرے، ان سب میں سب

سے بڑھ کر چار صحابی ہیں: حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ حضور اکرم ﷺ کے بعد ان کی جگہ بیٹھے، اور دین کا بندوبست کیا اور پھیلایا، اس لئے یہ اول خلیفہ کہلاتے ہیں۔ تمام امت میں یہ سب سے بہتر ہیں، ان کے بعد حضرت عمر رضی اللہ عنہ یہ دوسرے خلیفہ ہیں، ان کے بعد حضرت عثمان رضی اللہ عنہ یہ تیسرے خلیفہ ہیں، ان کے بعد حضرت علی رضی اللہ عنہ یہ چوتھے خلیفہ ہیں۔ (عقیدۃ الطحاوی)

عقیدہ ۲۵: صحابی کا اتنا بڑا رتبہ ہے کہ بڑے سے بڑا ولی بھی ادنیٰ درجہ کے صحابی کے برابر مرتبے کو نہیں پہنچ سکتا۔ (شرح عقائد)

عقیدہ ۲۶: حضور ﷺ کی اولاد اور بیبیاں سب تعظیم کے لائق ہیں اور اولاد میں سب سے بڑا رتبہ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کا ہے، اور بیبیوں میں حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا اور حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا۔ (عقیدۃ الطحاوی)

عقیدہ ۲۷: ایمان جب درست ہوتا ہے کہ اللہ و رسول کو سب باتوں میں سچا سمجھے اور ان سب کو مان لے، اللہ و رسول ﷺ کی کسی بات میں شک کرنا یا اس کو جھٹلانا یا اس میں عیب نکالنا، یا اس کے ساتھ مذاق اُڑانا، ان سب باتوں سے ایمان جاتا رہتا ہے۔ (عقائد اسلام)

عقیدہ ۲۸: قرآن اور حدیث کے کھلے کھلے مطلب کو نہ ماننا اور گھما پھرا کر اپنے مطلب بنانے کے لئے معنیٰ گھڑنا بد دینی کی بات ہے۔ (عقائد اسلام)

عقیدہ ۲۹: گناہ کو حلال سمجھنے سے ایمان جاتا رہتا ہے۔ (عقائد اسلام)

عقیدہ ۳۰: گناہ چاہے کتنا ہی بڑا ہو جب تک اس کو بُرا سمجھتا رہے گا ایمان نہیں جاتا، البتہ کمزور ہو جاتا ہے اور توبہ کی توفیق ملتی ہے۔ (عقائد اسلام)

عقیدہ ۳۱: اللہ تعالیٰ سے نڈر ہو جانا یا ناامید ہو جانا کفر ہے۔ (عقائد اسلام)

عقیدہ ۳۲: کسی سے غیب کی باتیں پوچھنا، اور اس کا یقین کر لینا کفر ہے۔ (عقائد اسلام)

عقیدہ ۳۳: غیب کا حال سوائے اللہ کے کوئی نہیں جانتا، البتہ نبیوں کو وحی سے اور ولیوں کو کشف اور الہام سے اور عام لوگوں کو نشانیوں سے بعض باتیں بھی معلوم ہو جاتی ہیں۔ (عقائد اسلام)

عقیدہ ۳۴: کسی کا نام لیکر کافر کہنا یا لعنت کرنا بڑا گناہ ہے، ہاں یوں کہہ سکتے ہیں کہ ظالموں پر لعنت، جھوٹوں پر لعنت، مگر ہاں! جن کا نام لیکر اللہ و رسول ﷺ نے لعنت کی ہے یا ان کے کافر ہونے کی خبر دی ہے ان کو کافر ملعون کہنا گناہ نہیں۔ (عقائد اسلام)

عقیدہ ۳۵: جب آدمی مر جاتا ہے اگر دفن کیا جائے تو دفن کے کرنے کے بعد اور اگر نہ دفنایا جائے تو جس حال میں ہو اس کی روح کے پاس دو فرشتے، جن میں سے ایک کو ”منکر“ دوسرے کو ”نکیر“ کہتے ہیں، آ کر پوچھتے ہیں کہ تیرا پروردگار کون ہے؟ تیرا دین کیا ہے؟ حضرت محمد ﷺ کے بارے میں پوچھتے ہیں کہ یہ کون ہیں؟ اگر مردہ ایماندار ہو تو ٹھیک ٹھیک جواب دیتا ہے پھر اس کے لئے سب طرح کے چین سکون ہیں، جنت کی طرف سے کھڑکی کھول دیتے ہیں جس سے ٹھنڈی ٹھنڈی ہوا اور خوشبو آتی رہتی ہے اور وہ مزے سے سویا رہتا ہے اور اگر مردہ ایماندار نہ ہو تو وہ سب باتوں میں یہی کہتا ہے کہ مجھے کچھ خبر نہیں پھر اس پر بڑی سختی اور عذاب قیامت تک ہوتا رہتا ہے اور بعضوں کو اللہ تعالیٰ اس امتحان سے معاف کر دیتا ہے مگر یہ سب

باتیں مردہ کو معلوم ہوتی ہیں، ہم لوگ نہیں دیکھتے جیسے سویا ہوا آدمی خواب میں سب کچھ دیکھتا ہے اور جاگتا آدمی اس کے پاس بے خبر بیٹھا رہتا ہے۔

(عقائد اسلام)

عقیدہ ۳۶: مرنے کے بعد ہر دن صبح اور شام کے وقت مردے کا جو ٹھکانا ہے دکھلا دیا جاتا ہے، جنتی کو جنت دکھلا کر خوشخبری دیتے ہیں، اور دوزخی کو دوزخ دکھلا کر اور حسرت بڑھاتے ہیں۔ (عقائد اسلام)

عقیدہ ۳۷: مُردے کے لئے دعا کرنے سے اور کچھ خیر خیرات دیکر بخشنے سے، اس کو ثواب پہنچتا ہے اور اس سے اس کو بڑا فائدہ ہوتا ہے۔ (مشکوٰۃ)

عقیدہ ۳۸: اللہ و رسول نے قیامت کی جتنی نشانیاں بتائی ہیں سب ضرور ہونے والی ہیں، امام مہدی علیہ السلام ظاہر ہوں گے اور انصاف کے ساتھ بادشاہی کریں گے، کانا دجال نکلے گا اور دنیا میں بہت فساد مچاوے گا، اس کو مار ڈالنے کے واسطے حضرت عیسیٰ علیہ السلام آسمان سے اُتریں گے، اور اس کو مار ڈالیں گے یاجوج ماجوج بڑے زبردست لوگ ہیں، وہ تمام زمین پر پھیل پڑیں گے اور بڑا اودھم مچائیں گے، پھر خدا کے قہر سے ہلاک ہوں گے، ایک عجیب قسم کا جانور زمین سے نکلے گا، اور آدمیوں سے باتیں کرے گا، مغرب کی طرف سے آفتاب نکلے گا، قرآن مجید اُٹھالیا جائے گا اور تھوڑے دنوں میں سارے مسلمان مرجائیں گے اور تمام دنیا کافروں سے بھر جائے گی اور اس کے سوائے بہت سی (علامات) باتیں ہوں گی۔ (عقائد اسلام)

عقیدہ ۳۹: جب ساری نشانیاں پوری ہو جائیں گی تو قیامت کا سامان شروع ہوگا،

حضرت اسرافیل علیہ السلام خدا کے حکم سے صور پھونکیں گے یہ صور ایک بہت بڑے سینگ کی شکل پر ہے، اس صور کے پھونکنے سے تمام زمین و آسمان پھٹ کر ٹکڑے ٹکڑے ہو جاویں گے، تمام مخلوقات مرجائیگی اور جو مر چکے ہیں اُن کی روحیں بیہوش ہو جاویں گی، مگر اللہ تعالیٰ کو جن کا بچانا منظور ہے وہ اپنے حال پر رہیں گے، ایک مدت اسی کیفیت پر گذر جائیگی۔ (عقائد اسلام)

عقیدہ ۴۰: پھر جب اللہ تعالیٰ کو منظور ہوگا تو تمام عالم پھر پیدا ہو جائیں گے، مردے زندہ ہو جائیں گے اور حشر کے میدان میں سب اکٹھا ہوں گے اور وہاں کی تکلیفوں سے گھبرا کر سب پیغمبروں کے پاس سفارش کرانے جائیں گے، آخر ہمارے آقا جناب محمد ﷺ سفارش کریں گے، ترازو کھڑی کی جائے گی، بھلے بُرے اعمال تولے جائیں گے، ان کا حساب ہوگا، بعضے بے حساب جنت میں جائیں گے، نیکوں کا نامۂ اعمال داہنے ہاتھ میں اور بدوں کا بائیں ہاتھ میں دیا جائے گا، حضور اکرم ﷺ اپنی امت کو حوض کوثر کا پانی پلائیں گے، جو دودھ سے زیادہ سفید اور شہد سے زیادہ میٹھا ہوگا، پُل صراط پر چلنا ہوگا جو نیک لوگ ہیں وہ اس سے پار ہو کر بہشت میں پہنچ جاویں گے جو بد ہیں وہ اس پر سے دوزخ میں گر پڑیں گے۔ (عقیدۃ الطحاوی)

عقیدہ ۴۱: دوزخ پیدا ہو چکی ہے اس میں سانپ اور بچھو اور طرح طرح کا عذاب ہے، دوزخیوں میں سے جس میں ذرا برابر بھی ایمان ہوگا وہ اپنے اعمال کی سزا بھگت کر پیغمبروں اور بزرگوں کی سفارش سے نکل کر بہشت میں داخل ہوں گے، خواہ کتنے ہی بڑے گنہگار ہوں اور جو کافر اور مشرک ہیں وہ اس میں ہمیشہ رہیں گے اور ان کو موت بھی نہ آئے گی۔ (عقائد اسلام)

عقیدہ ۴۲: بہشت بھی پیدا ہو چکی ہے اور اس میں طرح طرح کے چین سکون اور نعمتیں ہیں، بہشتیوں کو کسی طرح کا ڈر اور غم نہ ہوگا اور وہ اس میں ہمیشہ رہیں گے، نہ اس سے نکلیں گے اور نہ وہاں مریں گے۔ (عقائد اسلام)

عقیدہ ۴۳: اللہ کو اختیار ہے کہ چھوٹے گناہ پر سزا دیدے یا بڑے گناہ کو اپنی مہربانی سے معاف کر دے اور اس پر بالکل سزا نہ دے۔

عقیدہ ۴۴: شرک اور کفر کا گناہ اللہ تعالیٰ کبھی کسی کو معاف نہیں کرتا اور اس کے سوا اور گناہ جس کو چاہے گا اپنی مہربانی سے معاف کر دے گا۔

عقیدہ ۴۵: جن لوگوں کا نام لیکر اللہ اور رسول اللہ ﷺ نے ان کا بہشتی ہونا بتلا دیا ہے ان کے سوا کسی اور کے بہشتی ہونے کا یقینی حکم نہیں لگا سکتے، البتہ اچھی نشانیاں دیکھ کر اچھا گمان رکھنا اور اس کی رحمت سے امید رکھنا ضروری ہے۔

عقیدہ ۴۶: بہشت میں سب سے بڑی نعمت اللہ تعالیٰ کا دیدار ہے جو بہشتیوں کو نصیب ہوگا اس کی لذت میں تمام نعمتیں زیادہ معلوم ہوں گی۔

عقیدہ ۴۷: دنیا میں جاگتے ہوئے اللہ کو ان آنکھوں سے کسی نے نہیں دیکھا اور نہ کوئی دیکھ سکتا ہے۔ (عقائد اسلام)

عقیدہ ۴۸: عمر بھر کوئی کیسا ہی بھلا برا ہو مگر جس حالت پر خاتمہ ہوتا ہے اسی کے موافق اس کو اچھا برا بدلہ ملتا ہے۔ (عقائد اسلام)

عقیدہ ۴۹: آدمی عمر بھر میں جب کبھی توبہ کرے یا مسلمان ہو اللہ تعالیٰ کے یہاں مقبول ہے، البتہ مرتے وقت جب دم نکلنے لگے اور عذاب کے فرشتے دکھائی دینے لگیں اس وقت نہ توبہ قبول ہوگی اور نہ ایمان۔

باب ۱۹

مرحومین کو ثواب پہنچانے والے اعمال

* تین چیزوں کا مرنے کے بعد بھی نفع ہوتا ہے *

حدیث: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا، جب آدمی فوت ہوتا ہے تو اس کے عمل منقطع ہو جاتے ہیں مگر تین چیزوں کا ثواب اس کو ملتا رہتا ہے: (۱) صدقۂ جاریہ (جیسے مسجد، مدرسہ، مسافر خانہ، ہسپتال، پانی کا کنواں وغیرہ بنوایا ہو) (۲) علم جس سے فائدہ اُٹھایا جائے (مرنے والے کی تصنیف تدریس وغیرہ سے) (۳) اولادِ صالح (روحانی یا جسمانی) جو اس کے لئے دُعا کرے (یا اس کے لئے ایصال ثواب کرے)۔ (ابن ماجہ ص ۲۱۔ باب ثواب معلم الناس الخیر، قدیمی کتاب خانہ پاکستان)

حدیث: حضرت امامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا چار شخص ایسے ہیں جن کے فوت ہونے کے بعد بھی ان کے اجر و ثواب کا سلسلہ جاری رہتا ہے: (۱) اللہ کی راہ میں اسلامی سرحد کی حفاظت کرنے والا (۲) وہ شخص جس نے اسلام سکھایا (۳) وہ شخص جس نے کوئی صدقہ کیا اس کا اجر اُسے پہنچتا رہے گا جب تک کہ لوگوں کو اس کے صدقہ سے فائدہ پہنچتا رہے اور (۴) وہ شخص جس نے اولاد صالح چھوڑی جو اس کے لئے دُعائے خیر کرے۔ (احمد)

حدیث: حضرت جریر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً روایت ہے کہ جس شخص نے کوئی عمدہ سنت جاری کی اس کا اجر اس وقت تک جاری رہے گا جب تک کہ لوگ اس پر عمل کرتے رہیں گے بغیر اس کے کہ عمل کرنے والوں کے ثواب میں کچھ کمی کی جائے اور جس نے کوئی گمراہ کن بدعت ایجاد کی اس کا گناہ اس کو ہوتا رہے گا جب تک کہ لوگ اس (بدعت) گناہ کو کرتے رہیں گے اور بدعت پر عمل کرنے والے لوگوں کا گناہ بھی مُوجِد پر ہوگا اور بدعت پر عمل کرنے والوں کے گناہ میں بھی کمی نہیں ہوگی۔ (مسلم)

حدیث: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول خدا ﷺ نے فرمایا (انسان کے) فوت ہونے کے بعد جن چیزوں کا اجر ملتا رہتا ہے، وہ یہ ہیں: (۱) علم جس کو پھیلایا ہو (۲) نیک صالح اولاد چھوڑ گیا ہو (جو ایصال ثواب کرے) (۳) قرآن جو وراثت میں چھوڑ گیا ہو (۴) مسجد جو اس نے بنائی ہو (۵) مسافر خانہ جو اللہ کی راہ میں مسافروں کیلئے بنایا گیا ہو۔ (۶) نہر (یا کنواں) بنایا ہو۔ (۷) صدقہ جو اس نے صحت کے زمانے میں خرچ کیا ہو۔ (ابن ماجہ ص ۲۲، باب ثواب معلم الناس الخیر، قدیمی کتب خانہ پاکستان)

حدیث: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا: سات چیزوں کا اجر انسان کو اس کی قبر میں ملتا رہتا ہے، علم، نہر چالو کرانا، کنواں بنوانا، کھجور بونا، مسجد بنانا، قرآن کی وراثت اور اولاد صالح۔ (ابو نعیم، بزار)

حدیث: حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا میں نے تمہیں قبروں کی زیارت کرنے کی ممانعت فرمائی تھی لیکن اب تم قبروں کی زیارت کرو اور مردوں کے لئے دعاء اور استغفار کرو۔ (طبرانی)

حدیث: حضرت ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

جنت میں جب نیک بندوں کے درجات بلند کئے جاتے ہیں تو وہ تعجب سے دریافت کرتے ہیں کہ اے پروردگار یہ کس وجہ سے؟ اللہ تعالیٰ فرمائیں گے کہ یہ تیری اولاد کے استغفار کی وجہ سے ہے۔ (طبرانی)

حدیث: حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے حضورِ اکرم ﷺ نے فرمایا قیامت کے دن ایک شخص کے پیچھے پہاڑوں کے مانند بڑی بڑی نیکیاں لگی ہوئی ہوں گی وہ شخص تعجب سے کہے گا، اے رب! یہ (نیکیاں) کہاں سے آئیں؟ میں نے تو کی نہیں۔ اللہ تعالیٰ فرمائیں گے تیری اولاد نے تیرے لئے مغفرت کی دعاء کی ہے، اس وجہ سے یہ نیکیاں ہیں۔ (طبرانی)

حدیث: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا: مردہ جب قبر میں جاتا ہے تو اس کی مثال اُس ڈوبنے والے کی طرح ہوتی ہے جو سہارا تلاش کر رہا ہو، مردہ انتظار کرتا رہتا ہے کہ اس کے والدین، اولاد یا معتبر دوست سے کوئی دُعاء حاصل ہو اور جب اُسے کوئی دُعاء پہنچتی ہے تو اسے دنیا کی ساری چیزوں سے محبوب شمار کرتا ہے بیشک اللہ تعالیٰ زندوں کی دعاء کی وجہ سے پہاڑوں کے برابر اجر مُردوں کی قبروں میں داخل کرتا ہے اور مردوں کے لئے زندوں کا سب سے اچھا ہدیہ استغفار ہے۔ (بیہقی)

حضرت سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ کا بیان ہے یہ کہاوت لوگوں میں مشہور تھی کہ زندہ لوگ کھانے پینے میں جتنے محتاج ہیں اس سے زیادہ مُردہ لوگ دُعاؤں کے محتاج ہیں۔

(ابن ابی الدنیا)

ایک بزرگ فرماتے ہیں میں نے اپنے بھائی کو اس کے فوت ہونے کے بعد خواب میں دیکھا تو دریافت فرمایا، کیا آپ کو زندہ لوگوں کی دعائیں پہنچتی ہیں؟ جواب دیا

کہ بخدا! دعائیں نور کی طرح چھا جاتی ہیں پھر مجھ سے چمٹ پڑتی ہیں۔ (ابن ابی الدنیا)

ایک بزرگ فرماتے ہیں: میں قبرستان سے گزرا اور ان پر رحم کیا، اسی وقت ایک غیبی منادی نے مجھے ندا کی، ہاں! تو ان پر رحم کر کیونکہ وہ لوگ دکھی اور غم میں مبتلا ہیں۔

(ابن ابی الدنیا)

مالک بن دینار رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: میں جمعہ کی رات میں قبرستان گیا تو دفعۃً نور دکھائی دیا، میں نے کہا ''لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ'' قبر والے بخش دیئے گئے، اس کے بعد غیب سے ندا آئی، اے مالک بن دینار! یہ مؤمنین کا ہدیہ ہے مردوں کے لئے، میں نے منادی کرنے والے سے دریافت فرمایا: وہ کیا ہدیہ ہے؟ اس نے فرمایا: آج رات ایک مؤمن نے دو رکعات پڑھ کر اللہ سے دُعا کی کہ اس کا اجر وثواب قبرستان والوں کو ملے، اسی وجہ سے یہ نور کی بارش ہوئی ہے، مالک بن دینار رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اس کے بعد میں ہر جمعہ کی رات کو دو رکعت پڑھنے لگا، پھر میں نے حضورِ اکرم ﷺ کو خواب میں دیکھا آپ ﷺ مجھ سے فرما رہے تھے، اے مالک! اللہ نے تجھے بخش دیا، اس نور کے بقدر جو تو نے مؤمنین پر ہدیہ کیا اور تیرے لئے جنت میں گھر بنا دیا۔ (تاریخ ابن النجار)

حضرت بشار بن غالب رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں حضرت رابعہ بصریہ رحمۃ اللہ علیہا کے لئے خوب دعائیں کیا کرتا تھا، ایک بار میں نے ان کو خواب میں دیکھا انہوں نے مجھ سے کہا، اے بشار! تیرا تحفہ ہمارے پاس نور کے تھال میں (ریشمی کپڑے میں) ڈھکا ہوا لایا جاتا ہے اور کہا جاتا ہے یہ تیرے لئے فلاں آدمی کا ہدیہ ہے۔ (ابن ابی الدنیا)

حدیث: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً روایت ہے حضور ﷺ نے فرمایا میری امت، امت محمدیہ ﷺ ایک قبر پر سے گزرتی ہے، اس قبر کا مردہ مرحوم ہے، اپنی قبر میں

گناہوں کے ساتھ داخل ہوتا ہے، لیکن زندہ مؤمنین کی دُعاء کی وجہ سے ان کے گناہ اس قدر کم (معاف) ہو جاتے ہیں، جب قیامت کے دن اپنی قبروں سے نکلیں گے تو گناہ سے پاک صاف ہوں گے۔ (طبرانی)

حدیث: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ سعد بن عبیدہ رضی اللہ عنہ گھر پر موجود نہ تھے اسی درمیان ان کی والدہ محترمہ کا انتقال ہوگیا، جب گھر آئے تو حضور ﷺ سے عرض کیا میری غیر حاضری میں ماں کا انتقال ہوگیا ہے، اگر میں ماں کی طرف سے کوئی صدقہ کروں تو کیا اسے (میری ماں کو) اجر پہنچے گا؟ فرمایا: ہاں!

حدیث: حضرت سعد بن عبیدہ رضی اللہ عنہ سے دوسری روایت ہے، انہوں نے حضور ﷺ سے عرض کیا میری ماں فوت ہوگئی ہے، کونسا صدقہ افضل ہے؟

حضور ﷺ نے فرمایا: پانی اور انہوں نے ایک کنواں بنوا کر صدقہ کر دیا۔ (احمد)

حدیث: حضرت عتبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے حضورِ اکرم ﷺ نے فرمایا: مردہ کی طرف سے صدقہ کرنا اسکی قبر کی آگ بجھاتا ہے اور قبر میں راحت پہنچاتا ہے۔ (طبرانی)

حدیث: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، حضور ﷺ نے فرمایا: جو شخص اپنے والدین کی طرف سے ان کی وفات کے بعد حج کرتا ہے تو حج کرنے والے کو دوزخ سے نجات ملتی ہے۔ (طبرانی)

زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا: جو والدین حج کئے بغیر فوت ہو جائیں اور اولاد ان کی طرف سے حج کریں تو ان کی روحوں کو آسمان میں خوشخبری دی جاتی ہے، اور وہ اولاد اپنے والدین کے ساتھ احسان کرنے والی لکھی جائے گی۔

حجاّر بن دینار رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا: والدین کے ساتھ

احسان یہ ہے کہ تو ان کی طرف سے نماز پڑھے جس طرح اپنے لئے نماز پڑھتا ہے اور اپنے روزہ اور صدقہ کے ساتھ ان کے لئے بھی روزہ رکھے اور صدقہ کرے۔(ابن ابی شیبہ)

قرطبی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں امام احمد بن حنبل کا بیان ہے جب تم قبرستان میں داخل ہو تو سورۂ فاتحہ، سورۂ فلق، سورۂ ناس اور سورۂ اخلاص پڑھو اور اس کا ثواب مُردوں کو بخش دو، ان کو ثواب پہنچتا ہے۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم ایک قبر پر سے گزرے اس مردے کو عذاب ہو رہا تھا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کھجور کی ایک ہری شاخ لے کر اس قبر پر گاڑ دی اور فرمایا امید ہے کہ جب تک یہ شاخ ہری رہے گی اس کے عذاب میں تخفیف ہوگی۔(یہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے طفیل یہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا معجزہ تھا)۔

صدقہ، خیرات کرنا اور مال کی مکمل زکوٰۃ اداء کرنا

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: يَمْحَقُ اللّٰهُ الرِّبٰوا وَيُرْبِي الصَّدَقٰتِ ؕ

ترجمہ: حق تعالیٰ شانہٗ سود کو مٹاتے ہیں اور صدقات کو بڑھاتے ہیں (البقرہ۲:۲۷۶)

حدیث: حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ صدقہ کرنا مال کو کم نہیں کرتا، اور کسی خطا وار کے قصور کو معاف کر دینا، معاف کرنے والے کی عزت ہی کو بڑھاتا ہے، اور جو شخص اللہ جل شانہٗ کی رضا کے خاطر تواضع اختیار کرتا ہے تو حق تعالیٰ شانہٗ اس کو رفعت اور بلندی عطا فرماتے ہیں۔ (مشکوٰۃ، ج۱ص۱۶۸،کتاب الزکوٰۃ، باب فضل الصداقۃ، مکتبہ رحمانیہ)

حدیث: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے جب زمین کو پیدا کیا تو وہ کانپتی اور ہچکولے کھاتی تھی تو اس میں پہاڑوں کو گاڑ دیا اور وہ تھم گئی، تو فرشتوں نے پہاڑوں کی سختی سے تعجب کیا، اور کہنے لگے، اے رب! کیا

آپ نے پہاڑوں سے زیادہ قوی کوئی مخلوق پیدا فرمائی ہے؟ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہاں لوہے کو پیدا فرمایا ہے، انہوں نے عرض کیا کہ کیا آپ نے لوہے سے زیادہ قوی کوئی مخلوق پیدا فرمائی ہے؟ فرمایا آگ کو، عرض کیا کہ کیا آپ نے آگ سے زیادہ قوی کوئی مخلوق پیدا فرمائی ہے؟ فرمایا: ہاں! پانی (کو پیدا کیا ہے)، انہوں نے عرض کیا کہ کیا آپ نے پانی سے زیادہ قوی بھی کوئی مخلوق پیدا فرمائی ہے؟ ارشاد فرمایا: (ہاں) ہوا (کو پیدا فرمایا ہے) انہوں نے عرض کیا، کیا آپ نے ہوا سے زیادہ قوی بھی کوئی مخلوق پیدا فرمائی ہے؟ ارشاد فرمایا: (ہاں) مسلمان صدقہ کرتا ہے جب وہ کبھی اپنے دائیں ہاتھ سے۔(اور اپنے بائیں ہاتھ کو پتہ نہیں چلنے دیتا)۔

(مشکوٰۃ شریف ج۱ص۱۷۱، کتاب الزکوٰۃ، باب فضل الصدقۃ، مکتبہ رحمانیہ پاکستان)

حدیث: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ اے ابن آدم! خرچ کر میں تجھ پر خرچ کروں گا۔

(مشکوٰۃ شریف ج۱ص۱۶۵، کتاب الزکوٰۃ، اب الانفاق وکراہیۃ ال إمساک، مکتبہ رحمانیہ پاکستان)

حدیث: ایک روایت میں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ دنیا اس شخص کا گھر ہے، جس کا آخرت میں گھر نہیں، اور اس شخص کا مال ہے جس کا آخرت میں مال نہیں ہے اور اس کے لئے (دنیا کے لئے) وہی شخص جمع کرتا ہے جس کو عقل نہیں۔

(فضائل صدقات ج/۱)

حدیث: حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبیٔ کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ صدقہ کرنے میں جلدی کیا کرو اس لئے کہ بلاء صدقہ کو پھاند نہیں سکتی۔ (مشکوٰۃ ۱/۱۶۸، ایضاً)

فائدہ: یعنی اگر کوئی بلاء مصیبت آنے والی ہوتی ہے تو وہ صدقہ کی وجہ سے پیچھے رہ جاتی ہے۔ وہ بلاد مصیبت نہیں آتی ہے۔

حدیث: حضور اقدس ﷺ نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ سے فرمایا: خرچ کرنے سے نہ ڈرو، عرش کے مالک سے کمی کا خوف مت رکھو۔ (طبرانی)

یعنی وہ عرش کا مالک ہے اس کے خزانہ میں کمی کیسی؟

حدیث: حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: مسکین کو کھانا کھلانا رحمت کو واجب کرتا ہے۔ (حاکم)

حدیث: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ جناب رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ کسی بھوکے کو پیٹ بھر کر کھانا کھلانے سے یا پیاسے کو پانی پلانے سے (اس سے) جہنم کو ساڑھے تین ہزار سال کے فاصلہ جتنا دور کر دیا جاتا ہے۔ (حاکم)

اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس پر عمل کرنے کی توفیق نصیب فرماوے۔ (آمین)

حدیث: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص آنحضرت ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا، اور عرض کیا، یارسول اللہ! اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے زیادہ محبوب عمل کون سا ہے؟ تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اللہ کے نزدیک سب لوگوں سے محبوب وہ ہے جو ان میں سب سے زیادہ لوگوں کو نفع پہنچانے والا ہو، اور اللہ کے نزدیک سب سے محبوب عمل وہ سُرور ہے جس سے تو مسلمان کو خوش کرے اس کا دکھ دور کر کے یا اس کا قرضہ اتار کر کے یا اس کی بھوک مٹا کر کے۔ (ترغیب وترہیب، فضائل صدقات)

یعنی یہ سب اعمال پسندیدہ ہے جو بھی عمل ہو سکے وہ کرنا چاہئے۔

★★★

صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّجَزَاهُ عَنَّا مَاهُوَ اَهْلُهٗ ط

باب ۲۰

* چنندہ اشعار *

نقشِ قدم نبیؐ کے ہیں جنت کے راستے
اللہ سے ملاتے ہیں سنت کے راستے

★ ★ ★

کچھ تو جینے کا سہارا چاہئے
غم تمہارا دل ہمارا چاہئے

بحرِ الفت کا کنارہ چاہئے
در تمہارا سر ہمارا چاہئے

★ ★ ★

صدقۂ جاری تیرا کام آئے گا محشر کے روز
مستحق خُلد بن کر آئے گا محشر کے روز

ہزاروں سال نرگس اپنی بے نوری پہ روتی ہے
بڑی مشکل سے ہوتا ہے چمن میں دیدہ ور پیدا

★ ★ ★

منفعت ایک ہے اس قوم کی نقصان بھی ایک
ایک ہی سب کا نبی، دین بھی، ایمان بھی ایک

حرم پاک بھی، اللہ بھی، قرآن بھی ایک
کیا کچھ بڑی بات تھی ہوتے جو مسلمان بھی ایک

لیکن افسوس کہ............

فرقہ بندی ہے کہیں اور کہیں ذاتیں ہیں
کیا زمانے میں پنپنے کی یہی باتیں ہیں

★ ★ ★

صبح توبہ ہے شام توبہ ہے
میرے لب پہ دوام توبہ ہے
با اثر ہے یا بے اثر تُو جان
اپنے کرنے کا کام توبہ ہے

★ ★ ★

خرد نے کہہ بھی دیا لاَ اِلٰہ تو کیا حاصل؟
دل و نگاہ مسلماں نہیں تو کچھ بھی نہیں
اُٹھو کہ کریں تاریخ رقم
مستقبل کے صفحات پہ ہم

★ ★ ★

کتنے مفلس ہو گئے، کتنے تونگر ہو گئے
خاک میں جب مل گئے، دونوں برابر ہو گئے

مایوس نہ ہوں اہل زمیں اپنی خطا سے
تقدیر بدل جاتی ہے مضطر کی دعا سے

★ ★ ★

ہو ختم میری جان محمدؐ کے شہر میں
دو گز کا اِک مکان محمدؐ کے شہر میں

★ ★ ★

مٹا دے اپنی ہستی کو اگر کچھ مرتبہ چاہے
کہ دانہ خاک میں مل کر گل گلزار ہوتا ہے

★ ★ ★

عمل سے زندگی بنتی ہے، جنت بھی، جہنم بھی
یہ خاکی اپنی فطرت میں نہ نوری ہے، نہ ناری ہے

★ ★ ★

کی محمدؐ سے وفا تو نے تو ہم تیرے ہیں
یہ جہاں چیز ہیں کیا؟ لوح و قلم تیرے ہیں

★ ★ ★

موتی سمجھ کے شانِ کریمی نے یہ چن لئے
قطرے جو تھے مِرے عرقِ انفعال کے

★ ★ ★

دیتا ہے اپنے ہاتھ سے اسے بے نیاز دے
کیوں مانگتا پھرے ترا سائل جگہ جگہ

★ ★ ★

نہ کہیں جہاں میں اماں ملی، جو اماں ملی تو کہاں ملی؟
میرے جرم ہائے سیاہ کو تیرے عفوِ بندہ نواز میں

★ ★ ★

یتیمے کہ ناکردہ قرآں درست
کتب خانۂ چند ملت بشست

(جو یتیم کہ اس نے پڑھنا بھی نہ سیکھا ہو اس نے کتنے ہی مذہبوں کے کتب خانے دھو دیئے یعنی منسوخ کر دیئے)

★ ★ ★

نگاہ من بمکتب نہ رفت و خط نہ نوشت
بغمزہ مسئلہ آموزِ صد مدرس شد

(میرا محبوب جو کبھی مکتب میں نہیں گیا، لکھنا بھی نہیں سیکھا، وہ اپنے اشاروں سے سینکڑوں مدرسوں کا معلم بن گیا۔

★ ★ ★

اگر موت آئے نہ رنجور ہو، جو چھٹی ہو مزدور مسرور ہو،
بدل جائے جینے کا دُکھ چین سے، جو مرجائے سو جائے سُکھ چین سے،
ملا مرنے والوں کو آرام وہ کہ اُٹھنے کا لیتے نہیں نام وہ

★ ★ ★

سنورتے تھے کہ ایک عالم کی آنکھیں ہم کو دیکھیں گی
خبر کیا تھی؟ ہماری مجلس میں ماتم کو دیکھیں گی

ستم ہے جامۂ ہستی کا اس تن سے جدا ہونا
لباسِ تنگ ہے اترے گا آخر دھجیاں ہوکر

★ ★ ★

جتنی بڑھتی اتنی گھٹتی ہے
زندگی آپ ہی کٹتی ہے

نظرِ غور سے جو دنیا کی حالت دیکھی
ہم نے برپا یہیں ہر روز قیامت دیکھی

★ ★ ★

یَارَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا
عَلٰی حَبِیْبِکَ خَیْرِ الْخَلْقِ کُلِّهِمِ

باب ۲۱

* قیمتی سچّے موتی *

★ اللہ کے نیک بندوں کے اقوال سچے موتی ہیں۔

★ خیر کا ہر لفظ مردِ مؤمن کی میراث (گمشدہ چیز) ہے جہاں سے ملے اُٹھا لے۔

★ جب کسی قوم کا بزرگ تمہارے پاس آئے تو اس کی عزت کرو۔

★ شریر کی بدکاریاں اس کو پکڑ لے گی اور وہ اپنے ہی گناہوں کی رسیوں سے جکڑا جائیگا۔

★ **خداوند تعالیٰ اِن ۶/ چھ چیزوں کو ناپسند کرتا ہے:** (۱) اونچی آنکھیں (۲) جھوٹی زبان (۳) وہ ہاتھ جو بے گناہ (بے قصور) کو آزار (تکلیف) پہنچائے (۴) وہ دل جو بُرے منصوبے باندھتا ہے۔ (۵) وہ پاؤں جو بُرائی کی طرف دوڑتے ہیں (۶) وہ گواہ جو جھوٹ بولتا ہے اور وہ جو دو بھائیوں کے درمیان جھگڑے برپا کرتا ہے۔

★ خداوند تعالیٰ کی راہ سیدھے لوگوں کے لئے توانائی اور بدکاروں کے لئے ہلاکت ہے۔ (نافرمانی کی وجہ سے)

★ عبادت ایک پیشہ ہے، دکان اس کی خلوت ہے، رأس المال اس کا تقویٰ ہے اور نفع اس کا جنت ہے۔

★ کم بولنا حکمت ہے، کم کھانا صحت، کم سونا عبادت اور عوام سے کم ملنا عافیت ہے۔

★ بیشک دنیا اور آخرت کی مثال ایسی ہے جیسے کسی شخص کی دو بیویاں ہوں کہ جب ایک کو راضی کرتا ہے تو دوسری ناراض ہوجاتی ہے۔

★ مؤذن منادیٔ رحمن ہے اور گویّا منادیٔ شیطان ہے۔

★ بازار کے اندر ذکر الٰہی میں مصروف شخص مُردوں میں زندہ کی مثال، معذوروں میں غازی کی مثل اور خشک درختوں میں سرسبز درخت کی مثل ہے۔

حضرت خواجہ حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ کُتّے میں دس بڑی عمدہ خصلتیں ہیں:

(۱) وہ بھوکا رہتا ہے یہ آداب صالحین سے ہے اور تھوڑی چیز پر قناعت کرتا ہے، یہ علامت صابرین سے ہے۔

(۲) اس کا کوئی مکان نہیں ہوتا یہ علامت متوکلین سے ہے۔

(۳) وہ رات کو بہت ہی کم سوتا ہے یہ صفتِ شب بیداراں اور علامت محبّین سے ہے۔

(۴) جب مرتا ہے تو کوئی میراث نہیں چھوڑتا، یہ صفات زاہدین سے ہے۔

(۵) یہ اپنے مالک کو نہیں چھوڑتا گو وہ اس پر جفا کرے اور اس کو مارے یہ علامت مریدانِ صادقین سے ہے۔

(۶) ادنیٰ جگہ پر ہی راضی ہوجاتا ہے، یہ علامتِ متواضعین سے ہے۔

(۷) اس کی جائے رہائش پر کوئی غالب ہوجاتا ہے تو اس کو چھوڑ دیتا ہے اور دوسری جگہ چلا جاتا ہے، یہ نشان راضین سے ہے۔

(۸) اس کو ماریں اور پھر ٹکڑا ڈالیں تو فوراً آجاتا ہے، (سانپ) مار کا کینہ نہیں رکھتا یہ علامت خاشعین سے ہے۔

(۹) کھانا سامنے رکھا ہوا دیکھتا ہے تو دور بیٹھا ہوا تکتا ہے، یہ علامت مساکین کی ہے۔

(۱۰) کسی مکان سے کوچ کرجاتا ہے تو پھر اس کی طرف التفات نہیں کرتا یہ علامت محزونین کی ہے۔

اے عزیز! قناعت کا سبق کتے سے حاصل کر، تو نے اکثر دیکھا ہوگا کہ شکاری کتوں کو جب گلی کو چوں کے کتے دیکھتے ہیں تو ان پر بھونکتے ہیں اور کہتے ہیں کہ اے مسکینوں! جب تو نے عمدہ عمدہ اور لذیذ کھانوں کی طرف رغبت کی تو تم زنجیروں کے ساتھ قید کیئے گئے، اگر تم بھی گری پڑی اور روکھی سوکھی چیزوں پر قناعت کرتے تو ہماری طرح کھلے اور آزاد زندگی بسر کرتے۔

★ **چار نیکیاں افضل ترین ہیں:** غصہ کے وقت درگزر، تنہائی میں پارسائی، تنگ دستی میں سخاوت اور طاقت کے باوجود انکساری۔ (معاف کردینا)

★ مالدار کو بخل، حاکم کو طمع، جوان کو سستی، عابد کو غرور اور سخی کو افسوس خراب کرتا ہے۔

★ زبان اگرچہ تلوار نہیں پر تلوار سے زیادہ تیز ہے، بات اگرچہ تیر نہیں مگر تیر سے زیادہ زخمی کرتی ہے، غصہ اگرچہ شیر نہیں لیکن شیر سے زیادہ خوفناک ہے، نشہ اگرچہ سانپ نہیں مگر سانپ سے زیادہ خطرناک ہے، گناہ اگرچہ زہر نہیں لیکن زہر سے زیادہ مہلک ہے۔

★ عالم بے عمل، موم بے اصل سخی بے زر، درختِ بے ثمر، بیوقوف آدمی، بولتا ہوا جانور، وہ تلوار جس میں اچھائی نہ ہو، عالم بدکار، سوتا ہوا سوار، جاہل پرہیزگار، پیادہ تیز چلنے والا، حاکمِ بے عدل، اندھا کنواں، مالدار بخیل، بے موسمی بارش، بے رحم انعام دینے والا، ان سب کا دونوں جہان میں منہ سیاہ۔

★ **دس چیزیں دس چیزوں کو کھا جاتی ہیں:** (۱) نیکی بدی کو (۲) تکبر علم کو (۳) توبہ گناہ کو (۴) جھوٹ رزق کو (۵) عدل ظلم کو (۶) غم عمر کو (۷) صدقہ بلاء کو (۸) غصہ عقل کو (۹) پشیمانی سخاوت کو (۱۰) غیبت نیک اعمال کو۔

★ **دس خصلتیں دس آدمیوں سے اللہ تعالیٰ کو ناپسند ہیں:** (۱) بخل مالداروں سے (۲) تکبر فقیروں سے (۳) طمع (لالچ) عالموں سے (۴) بے شرمی عورتوں سے (۵) حُبِّ دنیا بوڑھوں سے (۶) سستی جوانوں سے (۷) ظلم بادشاہوں سے (۸) بزدلی غازیوں سے (۹) خود پسندی زاہدوں سے (۱۰) ریاکاری عابدوں سے۔

★ **پانچ چیزیں تکلیف دہ ہیں:** (۱) جذام کا مرض (۲) بُرے آدمی کا قرض (۳) ظالم بادشاہ (۴) بگڑا ہوا دیہاتی (۵) جاہل عہدیدار اور بُرا پڑوسی۔

★ بے لطف ہے سیرِ بوستان بغیر دوستاں، عمر بے شباب، بے گلاب شربت، بغیر زین سواری، سخن بے حکمت، مال بے تجارت، دل بے سخاوت، بے جرأت مرد، زن بے عصمت، ظالم بادشاہ، بنا پرہیز کے دوا، بے عمل زندگی اور علم بے عمل۔

★ **آٹھ چیزیں کبھی بھی سیراب نہیں ہوتیں:** (۱) آنکھ دیکھنے سے (۲) زمین بارش سے (۳) فاحشہ عورت مرد سے (۴) عالم علم سے (۵) سائل سوال سے (۶) حریص مال جمع کرنے سے (۷) دریا پانی سے (۸) آگ لکڑیوں سے۔ (حدیث)

★ * **تین شخص سب سے زیادہ مغضوب ہے** *: (۱) متکبر فقیر (۲) بوڑھا زانی (۳) بُرائی کرنے والا عالم۔ (حضرت علی ؓ)

★ **عورت کی بھلائی دو باتوں میں ہیں:** (۱) اس کو کوئی نامحرم نہ دیکھے (۲) وہ کسی نامحرم کو نہ دیکھے۔ (خاتون جنت ؓ)

★ **عورت سے چار باتوں کو چاہو:** (۱) اس کے دل میں نیکی ہو (۲) اس کے چہرے میں حیاء ہو (۳) اس کی زبان شیریں ہو (۴) اس کے ہاتھ کام میں

لگے رہیں۔

★ *** لوگوں سے کنارہ کش رہ تین برکتیں حاصل ہوگی: *** (۱) راحتِ جسمانی (۲) قوت روحانی (۳) حفاظتِ ایمان۔

★ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے کسی نے پوچھا کہ علم بہتر ہے یا دولت؟ آپ نے فرمایا: علم دولت سے بہتر ہے اس لئے کہ دولت قارون وفرعون کو ملتی ہے اور علم پیغمبروں کو ملتا ہے، انسان کو دولت کی حفاظت کرنی پڑتی ہے مگر علم انسان کی حفاظت کرتا ہے، دولت والے آدمی کے دشمن بہت ہوتے ہیں اور علم والے آدمی کے دوست بہت ہوتے ہیں، دولت خرچ کرنے سے گھٹتی ہے اور علم خرچ کرنے سے بڑھتا ہے، دولت مند بخیل اور علم والا سخی ہوتا ہے، دولت کو چور چُرا سکتے ہیں، علم کو نہیں چرا سکتے، دولت غرور سکھاتی ہے اور علم حلم (بردباری) سکھاتا ہے، دولت کی حد ہوتی ہے لیکن علم کی کوئی حد نہیں ہوتی۔

★ نیک دل انسان دشمنوں کے ساتھ بھی نیکی کرنے سے نہیں چُوکتے، صندل اس کلہاڑے کا منہ بھی خوشبودار کر دیتا ہے جو اُسے کاٹتا ہے۔

★ *** ندامت چار قسم کی ہوتی ہے: *** (۱) ندامت ایک دن کی، جب کوئی شخص گھر سے بلا کھانا کھائے چلا جائے (۲) ندامت سال بھر کی کہ زراعت کا وقت غفلت میں گزر جائے (۳) ندامت عمر بھر کی جب بیوی سے موافقت نہ ہو (۴) ندامت ابدی کہ خدائے برتر ناخوش ہو۔

* میدانِ حشر میں سفارش *:

حدیث: حدیث میں آیا ہے کہ قیامت کے دن جہنمی آدمی ایک صف میں

کھڑے کئے جائیں گے، ان پر ایک مسلم (کامل جنتی) گزرے گا، اس صف میں سے ایک شخص اس سے کہے گا کہ تو میرے لئے اللہ کے یہاں سفارش کردے، وہ پوچھے گا کہ تو کون ہے؟ وہ جہنمی کہے گا تو مجھے نہیں پہچانتا؟ تو نے دنیا میں مجھ سے ایک مرتبہ پانی مانگا تھا، جس پر میں نے تجھے پانی پلایا تھا، اس پر وہ سفارش کرے گا (اور وہ قبول ہو جائے گی) اس طرح دوسرا شخص کہے گا کہ تو نے مجھ سے دنیا میں فلاں چیز مانگی تھی، وہ میں نے تجھ کو دی تھی۔ (کنز)

ایک اور حدیث میں ہے کہ جہنمیوں کی صف پر ایک جنتی کا گزر ہوگا تو ان میں سے ایک شخص اس کو آواز دے کر کہے گا کہ تم مجھے نہیں پہچانتے؟ میں وہی تو ہوں جس نے فلاں دن تمہیں پانی پلایا تھا، فلاں وقت تمہیں وضو کے لئے پانی دیا تھا۔ (مشکوٰۃ)

ایک اور حدیث میں ہے کہ قیامت کے دن جنتی اور جہنمی لوگوں کی جب صفیں لگ جائیں گی تو جہنمی صفوں میں سے ایک شخص کی نظر جنتی صفوں میں سے کسی شخص پر پڑے گی اور وہ اس کو یاد دلائے گا کہ میں نے دنیا میں تیرے ساتھ فلاں احسان کیا تھا، اس پر وہ جنتی شخص اس کا ہاتھ پکڑ کر حق تعالیٰ شانہٗ کی بارگاہ میں عرض کرے گا کہ یا اللہ اس کا مجھ پر فلاں احسان ہے، اللہ پاک کی طرف سے ارشاد ہوگا کہ اللہ تعالیٰ کی رحمت کے طفیل اس کو جنت میں داخل کر دیا جائے۔ (کنز العمال)

ایک حدیث میں ہے کہ فقراء کی جان پہچان کثرت سے رکھا کرو اور ان پر احسانات کیا کرو، ان کے پاس بڑی دولت ہے، کسی نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ وہ دولت کیا ہے؟ حضور ﷺ نے فرمایا کہ ان سے قیامت کے دن کہا جائے گا کہ جس نے تمہیں کوئی ٹکڑا کھلایا ہو یا پانی پلایا ہو، یا کپڑا دیا ہو اس کا ہاتھ پکڑ کر جنت میں پہنچا دو۔

ایک حدیث میں ہے کہ حق تعالیٰ شانہٗ قیامت میں فقیر سے اس طرح معذرت کریں گے جیسا کہ آدمی آدمی سے کیا کرتا ہے اور فرمائیں گے کہ میری عزت اور جلال کی قسم! میں نے دنیا کو تجھ سے اس لئے نہیں ہٹایا تھا کہ تو میرے نزدیک ذلیل تھا بلکہ اس لئے ہٹایا تھا کہ تیرے لئے آج بڑا اعزاز ہے، میرے بندے ان جہنمی لوگوں کی صفوں میں چلا جا، جس نے تجھے میرے لئے کھانا کھلایا ہو یا کپڑا دیا ہو، وہ تیرے ہیں، وہ اس حالت میں ان میں داخل ہوگا کہ یہ لوگ منہ تک پسینے میں ڈوبے ہوئے ہوں گے وہ پہچان کر ان کو جنت میں داخل کرائے گا۔ (روض الریاحین)

ایک حدیث میں ہے کہ قیامت کے دن ایک اعلان ہوگا کہ امت محمدیہ ﷺ کے فقراء کہاں ہیں؟ اٹھو اور لوگوں کو میدانِ قیامت میں تلاش کرلو جس شخص نے تم میں سے کسی کو میرے لئے ایک لقمہ دیا ہو یا میرے لئے کوئی گھونٹ پانی کا دیا ہو یا میرے لئے کوئی نیا یا پُرانا کپڑا دیا ہو ان کے ہاتھ پکڑ کر جنت میں داخل کردو، اس پر فقرائے امت اُٹھیں گے اور کسی کا ہاتھ پکڑ کر کہیں گے یا اللہ! اس نے مجھے کھانا کھلایا تھا، اس نے مجھے پانی پلایا تھا، کوئی بھی فقرائے امت میں چھوٹا یا بڑا شخص ایسا نہ ہوگا جو ان کو جنت میں داخل نہ کرائے۔ (کنزالعمال)

ایک حدیث میں ہے کہ جو شخص کسی بھوکے جاندار کو کھانا کھلائے حق تعالیٰ شانہٗ اس کو جنت کے بہترین کھانوں میں سے کھانا کھلائیں گے۔ (کنزالعمال)

ایک حدیث میں ہے کہ جس گھر سے لوگوں کو کھانا کھلایا جاتا ہے، خیر اس گھر کی طرف ایسی تیزی سے بڑھتی ہے جیسی تیزی سے چھری اونٹ کے کوہان میں چلتی ہے۔ (کنزالعمال)

حضرت عبداللہ بن مبارک رحمۃ اللہ علیہ عمدہ کھجوریں دوسروں کو کھلاتے اور کہتے تھے جو شخص زیادہ کھائے گا اس کو فی کھجور ایک درہم دیا جائے گا۔ (احیاء)

ایک حدیث میں ہے کہ قیامت کے دن اعلان کرنے والا اعلان کرے گا کہاں ہیں؟ وہ لوگ جنہوں نے فقیروں اور مسکینوں کا اکرام کیا تھا، آج تم جنت میں اس طرح داخل ہو جاؤ کہ نہ تم پر کسی قسم کا خوف ہے نہ تم غمگین ہو اور ایک اعلان کرنے والا اعلان کرے گا کہاں ہیں؟ وہ لوگ جنہوں نے بیمار فقیروں اور غریبوں کی عیادت کی، آج وہ نور کے منبروں پر بیٹھیں اور اللہ تعالیٰ سے باتیں کریں جبکہ دوسرے لوگ حساب کی سختی میں مبتلا ہوں گے۔ (کنزالعمال)

ایک حدیث میں ہے کہ کتنی حوریں ایسی ہیں جن کا مہر ایک مٹھی بھر کھجور یا اتنی مقدار کوئی اور چیز دیتا ہے ہوگی۔ (کنزالعمال)

ایک حدیث میں ہے کہ بھوکے کو کھانا کھلانے سے زیادہ افضل کوئی صدقہ نہیں۔ (کنزالعمال)

ایک حدیث میں ہے کہ مغفرت کے واجب کرنے والی چیزوں میں بھوکوں کو کھلانا ہے۔ (کنزالعمال)

ایک حدیث میں آیا ہے کہ اللہ جل شانہٗ کے نزدیک سب اعمال سے زیادہ محبوب کسی مسلمان کو خوش کرنا ہے، یا اس پر سے غم کا ہٹانا ہے، یا اس کا قرض ادا کرنا ہے، یا بھوک کی حالت میں اس کو کھانا کھلانا ہے۔ (کنزالعمال)

یعنی یہ سب اعمال زیادہ پسندیدہ ہے جو بھی ہو سکے کرنا چاہئے۔

ایک حدیث میں ہے کہ مغفرت کو واجب کرنے والی چیزوں میں کسی مسلمان کو

خوشی پہنچانا ہے، اس کی بھوک کو زائل کرنا ہے، اس کی مصیبت کو ہٹانا ہے۔ (کنز العمال)

ایک حدیث میں ہے کہ جو شخص اپنے کسی مسلمان بھائی کی دنیاوی حاجت پوری کرتا ہے حق تعالیٰ شانہ اس کی ۷۲ بہتر حاجتیں پوری فرماتے ہیں جن میں سب سے ہلکی حاجت اس کے گناہوں کی مغفرت ہے۔ (کنز العمال)

بقیہ حاجتیں اس سے بھی بڑھ کر ہیں۔

● ● ●

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ط

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓی اٰلِ مُحَمَّدٍ فِی الۡاَوَّلِیۡنَ وَالۡاٰخِرِیۡنَ وَفِی الۡمَلَاِ الۡاَعۡلٰی اِلٰی یَوۡمِ الدِّیۡنِ ط

● ● ●

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ مِّلۡاَ السَّمٰوٰتِ وَمِلۡاَ الۡاَرۡضِ وَمِلۡاَ الۡعَرۡشِ الۡعَظِیۡمِ ط

● ● ●

یَا حَیُّ یَا قَیُّوۡمُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اَنۡتَ، اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓی اٰلِہٖ وَسَلِّمۡ ط (نزہۃ المجالس)

درود ابراہیم

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیۡتَ عَلٰٓی اِبۡرَاھِیۡمَ وَعَلٰٓی اٰلِ اِبۡرَاھِیۡمَ اِنَّکَ حَمِیۡدٌ مَّجِیۡدٌ ط اَللّٰھُمَّ بَارِکۡ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا بَارَکۡتَ عَلٰٓی اِبۡرَاھِیۡمَ وَعَلٰٓی اٰلِ اِبۡرَاھِیۡمَ اِنَّکَ حَمِیۡدٌ مَّجِیۡدٌ ط

سُبۡحٰنَ رَبِّکَ رَبِّ الۡعِزَّۃِ عَمَّا یَصِفُوۡنَ ﴿۱۸۰﴾ وَسَلٰمٌ عَلَی الۡمُرۡسَلِیۡنَ ﴿۱۸۱﴾ وَالۡحَمۡدُ لِلّٰہِ رَبِّ الۡعٰلَمِیۡنَ ﴿۱۸۲﴾

(الصّٰٓفّٰت ۳۷:۱۸۰-۱۸۲)

ترجمہ: آپ کا رب جو بڑی عظمت والا ہے ان باتوں سے پاک ہے جو یہ (کافر) بیان کرتے ہیں اور سلام ہو تمام پیغمبروں پر اور تمام تر خوبیاں اللہ ہی کے لئے ہیں جو تمام عالم کا پروردگار ہے۔ (سورۂ صٰفّٰت ۱۸۰ تا ۱۸۲)

عاجزانہ درخواست

فرض ادا کرنے میں سستی بالکل نہ کیجئے۔
سنتوں کا ہر وقت خیال کیجئے۔
ماں باپ کی خدمت میں زندگی گذار دیجئے۔
مخلوق کا حق ادا کرنے سے نہ کترائیے۔
اخلاق و اکرام میں پیش پیش رہئے۔
حدیث و شریعت سے منہ نہ موڑئیے۔
یہ زندگی تو جینا ہی ہے، ہنس کے یا رو کے۔
کیوں نہ رضائے الٰہی میں ہنس کر جئیں۔

***

صدقۂ جاریہ

دینی و اصلاحی کتابوں کو چھپوا کر امت مسلمہ تک پہنچانے کا کام جاری ہے، اس لئے اہل خیر حضرات سے درخواست ہے کہ اپنے لئے اور اپنے خاندان وقبیلہ اور امتِ مسلمہ کے مرحومین کے لئے اس صدقۂ جاریہ میں عملی شرکت فرمائیں، اللہ تعالیٰ عمل کی توفیق عنایت فرمائے، آمین۔

عاجزانہ درخواست

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ
نحمدہٗ ونصلی علی رسولہ الکریم

احادیثِ مبارکہ میں بعض ایسے اعمال ذکر کئے گئے ہیں، جو دیکھنے میں بہت ہی مختصر ہیں، البتہ ان پر عمل کرنے پر بہت بڑے ثواب کا وعدہ ہے، کثرتِ ثواب محض اللہ تعالیٰ کا فضل وکرم ہے اور ہم فقیروں کے لئے اس کی لامحدود عطاوبخشش اور رحمت ہے، اس کتاب میں ان اعمال کو جمع کیا ہے جس سے ایسے عظیم ثواب کو حاصل کیا جاسکتا ہے، البتہ یہ بات ذہن نشین رہے کہ دین کا مدار صرف ان اعمال پر نہیں ہے بلکہ مسلمان پر لازم ہے کہ تمام فرائض وحقوقِ واجبہ کی ادائیگی کرے اور ہر قسم کے گناہوں سے اجتناب کرے۔

اس کتاب میں بعض ایسے اعمال مذکور ہیں جن پر گناہوں کی معافی کا وعدہ ہے، اس کے متعلق یہ بات ذہن نشین رہے کہ اس سے مراد صغائر ہیں، کبائر کی معافی کے لئے توبہ ضروری ہے، بلاتوبہ کبائر معاف نہیں ہوتے۔ یوں خیال نہ کیا جائے کہ ہر نوع کے صغیرہ وکبیرہ گناہ کئے جاؤ، ان اعمال سے تمام گناہ معاف ہوجائیں گے۔

علاوہ ازیں کوئی یہ گمان نہ کرے کہ ہم بڑے بڑے اعمال سے محروم ہیں تو ایسے چھوٹے اعمال کی بجاآوری سے کیا فائدہ ہوگا؟ نیز جو مسلمان بڑے بڑے اعمال کی بجاآوری کی نعمت سے سرشار ہے وہ یہ گمان کرے کہ مجھے ایسے چھوٹے چھوٹے اعمال

کی کیا ضرورت؟ یہ دونوں خیال شیطانی دھوکہ ہے۔

کیونکہ میرے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے (جن پر میرے ماں باپ قربان ہوں) کہ :

"کسی بھی قسم کی نیکی کو کبھی حقیر نہ سمجھیں"

کیونکہ امکان ہے رب کریم کے دربار میں یہی چھوٹی نیکی قبول ہوجائے اور اس قبولیت کی برکت سے ہماری بقیہ زندگی بھی مقبول ہوجائے۔ لہٰذا اس اعتدال کے ساتھ اس کتاب کا مطالعہ فرمائیں اور عمل کریں۔

نوٹ: تمام ہی دُعائیں دلی یقین و دلی استحضار سے پڑھنی چاہئے، انشاء اللہ یقینی فائدہ ہوگا۔

وما توفیقی الا باللہ. ولاحول ولا قوۃ الا باللہ!

● ● ●

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

شَهِدَ اللّٰهُ اَنَّهٗ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَۙ
وَالْمَلٰٓئِكَةُ وَاُولُوا الْعِلْمِ قَآئِمًۢا بِالْقِسْطِؕ
لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُؕ ﴿۱۸﴾

(آل عمران ۳:۱۸)

عرضِ مرتب

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، کہ جو شخص کسی کتاب میں مجھ پر درود شریف لکھے، تو جب تک کتاب میں میرا نام رہے گا، اس وقت تک اس لکھنے والے کو ثواب ملتا رہے گا۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ لکھنے والے پر فرشتے درود بھیجتے رہتے ہیں، مزید برآں ایک روایت میں ہے کہ لکھنے والے کے لئے فرشتے استغفار کرتے رہتے ہیں۔ (فضائل درود شریف)

بناء بریں درود شریف کی نشر و اشاعت بقدرِ استطاعت کرنی چاہئے، درود شریف چھپوا کر اشاعت کرنے سے تبلیغ کے ساتھ ساتھ صدقہ جاریہ ہوگا، اور ناشرین کو بھی پڑھنے والے کی طرح ثواب ملتا رہے گا۔

مثال ان لوگوں کی جو اللہ تعالیٰ کے راستہ میں اپنا مال خرچ کرتے ہیں ایسی ہے جیسے ایک دانہ اس میں سے اُگیں، سات بالیاں ہر بالی میں سو سو دانے ہوں اور اللہ تعالیٰ جس کے واسطے چاہے سو سو دانے بڑھا دیتا ہے یا دُگنا کر دیتا ہے اور اللہ تعالیٰ بیحد بخشش کرنے والا ،سب کچھ جاننے والا ہے۔ (سورۃ بقرہ/۲۶۱)

اخیر میں دُعاء ہے کہ اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ ہم تمام کو سیرتِ پاک کا مطالعہ کرکے اس کو عملی جامہ پہنانے کی توفیق عطا فرمائے اور حوضِ کوثر پر حضرت رسول اللہ ﷺ کی زیارت نصیب فرمائے، آمین یارب العالمین۔

حوض کوثر کا پانی پینا نصیب فرمائے۔ حساب کتاب آسان فرمائے، نشر و اشاعت کے تمام معاونین کی خدمات قبول فرما کر ثواب جاریہ عطا فرمائے۔ آمین!

ضروری درخواست

گرامی قدر حضرات ! آپ حضرات کے ہاتھوں میں جو کتاب "تحفۂ دنیا و آخرت (اردو)" اگر آپ حضرات اپنے اور اپنے اہل خانہ وامّت مسلمہ کی خاطر شائع کروا کر صدقۂ جاریہ بنانا چاہتے ہیں تو دار العلوم عربیہ اسلامیہ محمود نگر، بھروچ کنتھاریہ کے شعبۂ نشر و اشاعت سے رابطہ قائم فرمائیں۔

محترم حضرات ! اللہ تعالیٰ کی دی ہوئی اس نعمتِ مال کو اسکے راستہ میں خرچ کریں قبل اسکے کہ ہمیں دنیا چھوٹ جائے اور جمع کردہ مال و دولت کا حساب شروع ہو جائے اور خواہشات میں خرچ ہو کر ختم ہو جائے، بناء بریں ہم اس دنیا سے رخصت ہوتے ہوتے اللہ تعالیٰ کے ساتھ بھی مفید تجارت کی سوداگری کرتے جائیں اور وہ یہ ہے کہ دینی اشاعت کیلئے اپنا سرمایہ صَرف کریں یہ ایسا صدقۂ جاریہ ہے جس کا ثواب دنیا سے رخصت ہونے کے بعد بھی ہمیں ملتا رہتا ہے۔ اور اللہ چاہے تو دنیا میں بھی بہتر بدلہ ملتا رہے گا، انشاء اللہ ! مزید تفصیلات کیلئے دار العلوم کنتھاریہ کے شعبۂ نشر و اشاعت سے رابطہ قائم کریں !

Telephone No. 02642-257086
011-91-2642-257086 بیرونی ممالک سے

خط وکتابت کا پتہ
شعبۂ نشر و اشاعت
دار العلوم عربیہ اسلامیہ بھروچ محمود نگر کنتھاریہ
ضلع بھروچ۔ گجرات (الہند)، پن کوڈ: ۳۹۲۰۱۵



دینی کتابوں



کی نشر و اشاعت کے لئے اور مفید کتابوں کی اشاعت کے نیک عمل میں تعاون فرما کر ثوابِ دارین، سعادتِ دارین وفلاحِ دارین حاصل فرمائیں، مزید تفصیلات کے لئے دار العلوم کنتھاریہ کے شعبہ ونشر اشاعت سے رابطہ قائم فرمائیں۔

***

ضروری اطلاع

دار العلوم کنتھاریہ کے شعبۂ نشر و اشاعت کا مقصد دینی کتب کی اشاعت ہے، بایں وجہ دار العلوم کی کسی بھی اشاعت کو بلاکم و کاست کوئی شائع کرنا چاہے تو اجازت ہے، البتہ دار العلوم کی اشاعت میں مفید اضافہ و اصلاح کرنا چاہیں تو شعبۂ نشر و اشاعت سے اجازت ضرور حاصل کرلیں۔ مطلع فرمائیں۔

ایاتها ٧ | ١ سُوْرَةُ الْفَاتِحَةِ مَكِّيَّةٌ ٥ | رکوعها ١

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ○

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَۙ ﴿١﴾ الرَّحْمٰنِ
الرَّحِیْمِۙ ﴿٢﴾ مٰلِكِ یَوْمِ الدِّیْنِؕ ﴿٣﴾
اِیَّاكَ نَعْبُدُ وَ اِیَّاكَ نَسْتَعِیْنُؕ ﴿٤﴾
اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَۙ ﴿٥﴾ صِرَاطَ
الَّذِیْنَ اَنْعَمْتَ عَلَیْهِمْ ۙ۬ غَیْرِ
الْمَغْضُوْبِ عَلَیْهِمْ وَ لَا الضَّآلِّیْنَ ﴿٧﴾ ع

آیت الکرسی

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَللّٰهُ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَۚ اَلْحَیُّ الْقَیُّوْمُ ۚ۬ لَا
تَاْخُذُهٗ سِنَةٌ وَّ لَا نَوْمٌؕ لَهٗ مَا فِی السَّمٰوٰتِ
وَ مَا فِی الْاَرْضِؕ مَنْ ذَا الَّذِیْ یَشْفَعُ
عِنْدَهٗۤ اِلَّا بِاِذْنِهٖؕ یَعْلَمُ مَا بَیْنَ اَیْدِیْهِمْ
وَ مَا خَلْفَهُمْۚ وَ لَا یُحِیْطُوْنَ بِشَیْءٍ مِّنْ عِلْمِهٖۤ
اِلَّا بِمَا شَآءَۚ وَسِعَ كُرْسِیُّهُ السَّمٰوٰتِ
وَ الْاَرْضَۚ وَ لَا یَـُٔوْدُهٗ حِفْظُهُمَاۚ وَ هُوَ
الْعَلِیُّ الْعَظِیْمُ ﴿٢٥٥﴾ (البقرۃ ٢:٢٥٥)

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اٰمَنَ الرَّسُوْلُ بِمَآ اُنْزِلَ اِلَيْهِ مِنْ رَّبِّهٖ وَالْمُؤْمِنُوْنَ ؕ
كُلٌّ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَمَلٰٓئِكَتِهٖ وَكُتُبِهٖ وَرُسُلِهٖ ۟ لَا نُفَرِّقُ
بَيْنَ اَحَدٍ مِّنْ رُّسُلِهٖ ۟ وَقَالُوْا سَمِعْنَا وَاَطَعْنَا ۗ
غُفْرَانَكَ رَبَّنَا وَاِلَيْكَ الْمَصِيْرُ ﴿۲۸۵﴾ لَا يُكَلِّفُ اللّٰهُ
نَفْسًا اِلَّا وُسْعَهَا ؕ لَهَا مَا كَسَبَتْ وَعَلَيْهَا مَا
اكْتَسَبَتْ ؕ رَبَّنَا لَا تُؤَاخِذْنَآ اِنْ نَّسِيْنَآ اَوْ اَخْطَاْنَا ۚ
رَبَّنَا وَلَا تَحْمِلْ عَلَيْنَآ اِصْرًا كَمَا حَمَلْتَهٗ عَلَى الَّذِيْنَ
مِنْ قَبْلِنَا ۚ رَبَّنَا وَلَا تُحَمِّلْنَا مَا لَا طَاقَةَ لَنَا بِهٖ ۚ
وَاعْفُ عَنَّا ۫ وَاغْفِرْ لَنَا ۫ وَارْحَمْنَا ۫ اَنْتَ مَوْلٰىنَا
فَانْصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكٰفِرِيْنَ ﴿۲۸۶﴾ (البقرہ ۲:۲۸۶)

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ؕ

شَهِدَ اللّٰهُ اَنَّهٗ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۙ
وَالْمَلٰٓئِكَةُ وَاُولُوا الْعِلْمِ قَآئِمًا بِالْقِسْطِ ؕ
لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ﴿۱۸﴾ ؕ
(آل عمران ۳:۱۸)

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ؕ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَجَعَلَ
الظُّلُمٰتِ وَالنُّوْرَ ؕ۬ ثُمَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِرَبِّهِمْ يَعْدِلُوْنَ ﴿۱﴾
هُوَ الَّذِيْ خَلَقَكُمْ مِّنْ طِيْنٍ ثُمَّ قَضٰٓى اَجَلًا ؕ وَاَجَلٌ مُّسَمًّى
عِنْدَهٗ ثُمَّ اَنْتُمْ تَمْتَرُوْنَ ﴿۲﴾ وَهُوَ اللّٰهُ فِي السَّمٰوٰتِ وَفِي
الْاَرْضِ ؕ يَعْلَمُ سِرَّكُمْ وَجَهْرَكُمْ وَيَعْلَمُ مَا تَكْسِبُوْنَ ﴿۳﴾
(الانعام ۶:۳، پارہ ۷)

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ تَوَاضَعَ کُلُّ شَیْءٍ
لِّعَظَمَتِهٖ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ ذَلَّ کُلُّ
شَیْءٍ لِّعِزَّتِهٖ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ خَضَعَ
کُلُّ شَیْءٍ لِّمُلْکِهٖ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ
اِسْتَسْلَمَ کُلُّ شَیْءٍ لِّقُدْرَتِهٖ ط

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِیْکَ لَهٗ
اَحَدًا صَمَدًا لَمْ یَلِدْ وَلَمْ یُوْلَدْ
وَلَمْ یَکُنْ لَّهٗ کُفُوًا اَحَدٌ ط

درود ابراہیم

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓی اٰلِ
مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰٓی اِبْرَاهِیْمَ
وَعَلٰٓی اٰلِ اِبْرَاهِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ
مَّجِیْدٌ ط اَللّٰهُمَّ بَارِکْ عَلٰی مُحَمَّدٍ
وَّعَلٰٓی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا بَارَکْتَ عَلٰٓی
اِبْرَاهِیْمَ وَعَلٰٓی اٰلِ اِبْرَاهِیْمَ
اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ ط

جَزَى اللّٰهُ عَنَّا مُحَمَّدًا صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَا هُوَ اَهْلُهٗ ط

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ مِّلْأَ السَّمٰوٰتِ
وَمِلْأَ الْاَرْضِ وَمِلْأَ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ ط

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّ
عَلٰٓى اٰلِ مُحَمَّدٍ فِى الْاَوَّلِيْنَ
وَالْاٰخِرِيْنَ وَفِى الْمَلَاِ
الْاَعْلٰى اِلٰى يَوْمِ الدِّيْنِ ط

يَا حَيُّ يَا قَيُّوْمُ لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ ط
اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓى اٰلِهٖ وَسَلِّمْ ط
(نزہۃ المجالس)

اَللّٰهُمَّ رَبَّ هٰذِهِ الدَّعْوَةِ الْقَائِمَةِ وَالصَّلٰوةِ
النَّافِعَةِ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّارْضَ عَنِّىْ رِضًا
لَّا تَسْخَطُ بَعْدَهٗ اَبَدًا ط (مسند احمد)

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ كُلَّمَا
ذَكَرَهُ الذَّاكِرُوْنَ، وَكُلَّمَا غَفَلَ عَنْ
ذِكْرِهِ الْغَافِلُوْنَ ط

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ
کَمَا تُحِبُّ وَتَرْضٰی لَہٗ ط
(ذریعۃ الوصول)

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓی اٰلِ
مُحَمَّدٍ وَّاَنْزِلْہُ الْمَقْعَدَ الْمُقَرَّبَ
عِنْدَکَ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ ط (طبرانی)

اَللّٰھُمَّ رَبَّ مُحَمَّدٍ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ
وَّعَلٰٓی اٰلِ مُحَمَّدٍ وَّاجْزِ مُحَمَّدًا
صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَا ھُوَ اَھْلُہٗ ط

صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّجَزَاہُ
عَنَّا مَا ھُوَ اَھْلُہٗ ط

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓی اٰلِ
سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ کُلَّمَا ذَکَرَہُ الذَّاکِرُوْنَ
وَکُلَّمَا سَھٰی عَنْہُ الْغَافِلُوْنَ ط

اَللّٰھُمَّ لَکَ الْحَمْدُ کَمَا اَنْتَ اَھْلُہٗ، فَصَلِّ عَلٰی
مُحَمَّدٍ کَمَا اَنْتَ اَھْلُہٗ، وَافْعَلْ بِنَا مَا اَنْتَ
اَھْلُہٗ، فَاِنَّکَ اَھْلُ التَّقْوٰی وَاَھْلُ الْمَغْفِرَۃِ ط

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ عَبْدِکَ
وَعَلٰٓی اٰلِ مُحَمَّدٍ وَّبَارِکْ وَسَلِّمْ ط

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓی اٰلِهٖ
صَلٰوةً اَنْتَ لَهَا اَهْلٌ وَّهُوَ لَهَا اَهْلٌ ط

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَدَدَ
مَنْ صَلّٰی عَلَیْهِ، اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا
مُحَمَّدٍ عَدَدَ مَنْ لَّمْ یُصَلِّ عَلَیْهِ،
اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ کَمَا
تَنْبَغِیْ اَنْ یُّصَلّٰی عَلَیْهِ ط

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَعَلٰٓی
اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلِّمْ عَدَدَ مَا عَلِمْتَ
وَزِیْنَةَ مَا عَلِمْتَ وَمِلْأَ مَا عَلِمْتَ ط

اَللّٰھُمَّ اجْعَلْ صَلٰوتَکَ وَبَرَکَاتِکَ عَلٰی
مُحَمَّدِ النَّبِیِّ وَاَزْوَاجِهٖ اُمَّهَاتِ الْمُؤْمِنِیْنَ
وَذُرِّیَّتِهٖ وَاَهْلِ بَیْتِهٖ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰٓی اٰلِ
اِبْرَاهِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ ط

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلَی النَّبِیِّ مُحَمَّدٍ حَتّٰی لَا یَبْقٰی مِنْ
صَلٰوتِکَ شَیْءٌ وَّبَارِکْ عَلَی النَّبِیِّ مُحَمَّدٍ حَتّٰی
لَا یَبْقٰی مِنْ بَرَکَاتِکَ شَیْءٌ وَّارْحَمِ النَّبِیَّ
حَتّٰی لَا یَبْقٰی مِنْ رَّحْمَتِکَ شَیْءٌ وَّسَلِّمْ عَلَی
النَّبِیِّ مُحَمَّدٍ حَتّٰی لَا یَبْقٰی مِنْ سَلَامِکَ شَیْءٌ ط

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ
وَاَوْلَادِہٖ وَاَزْوَاجِہٖ وَذُرِّیَّتِہٖ وَاَھْلِ بَیْتِہٖ
وَاَصْھَارِہٖ وَاَنْصَارِہٖ وَاَشْیَاعِہٖ وَمُحِبِّیْہٖ وَاُمَّتِہٖ
وَعَلَیْنَا مَعَھُمْ اَجْمَعِیْنَ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ ط

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا
صَلَّیْتَ عَلٰٓی اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰٓی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ
حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ ط اَللّٰھُمَّ بَارِکْ عَلٰی مُحَمَّدٍ
وَّعَلٰٓی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا بَارَکْتَ عَلٰٓی اِبْرَاھِیْمَ
وَعَلٰٓی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ ط

سُبْحَانَ اللّٰہِ وَبِحَمْدِہٖ، سُبْحَانَ اللّٰہِ الْعَظِیْمِ ط

اَلتَّحِیَّاتُ لِلّٰہِ وَالصَّلَوٰتُ وَالطَّیِّبَاتُ،
اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ اَیُّھَا النَّبِیُّ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ
وَبَرَکَاتُہٗ، اَلسَّلَامُ عَلَیْنَا وَعَلٰی عِبَادِ اللّٰہِ
الصَّالِحِیْنَ، اَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ
وَاَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ ط

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ وَلَا حَوْلَ
وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ ط

یَا رَبِّ لَکَ الْحَمْدُ کَمَا یَنْبَغِیْ لِجَلَالِ
وَجْھِکَ وَعَظِیْمِ سُلْطَانِکَ ط

یَا رَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا
عَلٰی حَبِیْبِکَ خَیْرِ الْخَلْقِ کُلِّھِمِ

أَشْهَدُ أَنْ لَّآ إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ
مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ ط رَضِيْتُ
بِاللّٰهِ رَبًّا وَّبِالْإِسْلَامِ دِيْنًا وَّبِمُحَمَّدٍ
(صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) نَبِيًّا وَّرَسُوْلًا ط

أَشْهَدُ أَنْ لَّآ إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ
وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ وَأَنَّ عِيْسٰى
عَبْدُ اللّٰهِ وَرَسُوْلُهٗ وَابْنُ أَمَتِهٖ وَكَلِمَتُهٗ
أَلْقَاهَا إِلٰى مَرْيَمَ وَرُوْحٌ مِّنْهُ وَأَنَّ الْجَنَّةَ
حَقٌّ وَّالنَّارَ حَقٌّ ط

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ
صَلٰوةً تَكُوْنُ لَكَ رِضَاءً وَّلِحَقِّهٖ أَدَاءً
وَّأَعْطِهِ الْوَسِيْلَةَ وَالْمَقَامَ الَّذِيْ وَعَدْتَّهٗ ط

اَللّٰهُمَّ إِنَّكَ تَعْلَمُ سِرِّيْ وَعَلَانِيَتِيْ
فَاقْبَلْ مَعْذِرَتِيْ وَتَعْلَمُ حَاجَتِيْ فَأَعْطِنِيْ
سُؤَالِيْ وَتَعْلَمُ مَا فِيْ نَفْسِيْ فَاغْفِرْ لِيْ
ذُنُوْبِيْ، اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَسْأَلُكَ إِيْمَانًا يُّبَاشِرُ
قَلْبِيْ وَيَقِيْنًا صَادِقًا حَتّٰى أَعْلَمَ أَنَّهٗ
لَا يُصِيْبُنِيْ إِلَّا مَا كَتَبْتَ لِيْ وَرِضًا بِمَا
قَسَمْتَ لِيْ يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ ط (طبرانی وبیہقی)

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا
مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ
صَلٰوةً دَائِمَةً مَّقْبُوْلَةً تُؤَدِّيْ بِهَا عَنَّا
حَقَّهُ الْعَظِيْمِ ط كَمَا تُحِبُّ وَتَرْضٰى
عَدَدَ مَا تُحِبُّ وَتَرْضٰى ط

VISIT ONLINE

www. aakhiratkatohfa.com



To order these books please contact :

DARUL ULOOM KANTHARIA, AT & PO. MAHMOOD NAGAR
KANTHARIA, BHARUCH, (GUJ.) INDIA PIN : 392 015,
TEL : 02642-257086, FAX : 02642-257480

visit online

www. aakhiratkatohfa.com



To order these books please contact :

DARUL ULOOM KANTHARIA, AT & PO. MAHMOOD NAGAR
KANTHARIA, BHARUCH, (GUJ.) INDIA PIN : 392 015,
TEL : 02642-257086, FAX : 02642-257480